SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, May 23, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 9.55 in the morning with Mr. Chairman (Mr. Waseem Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ O مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ O وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ
O وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ O وَ مِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ O

ترجمہ: کہو، میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی ، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے، اور رات کی تاریکی کے شر سے جب کہ وہ چھا جائے، اور گرہوں میں پھونکنے والوں (یا والیوں) کے شر سے ، اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے ۔

جناب چیئرمین۔ جزاک اللہ جی Question Hour جی پوائنٹ آف آرڈر Question Hour کے بعد کریں گے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی ۔ جناب اسی Question Hour کے بارے میں ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی فرمائیے ۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی ۔ جناب والا ! یہ سینٹ کا اجلاس تھوڑا سا تاخیر سے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, May 23, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 9.55 in the morning with Mr. Chairman (Mr. Waseem Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ O مِنْ شَرِ مَا خَلَقَ O وَمِنْ شَرِ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ
O وَ مِنْ شَرِ النَفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ O وَ مِن شَرِ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ O

ترجمہ: کہو، میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے، اور رات کی تاریکی کے شر سے جب کہ وہ چھا جائے، اور گرہوں میں پھونکنے والوں (یا والیوں) کے شر سے، اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔

جناب چیئرمین۔ جزاک اللہ جی Question Hour جی پوائنٹ آف آرڈر Question Hour کے بعد کریں گے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب اسی Question Hour کے بارے میں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب والا! یہ سینٹ کا اجلاس تھوڑا سا تاخیر سے

شروع ہوا۔ وہاں اسمبلی میں Question Hour ختم ہونے والا ہے۔ وہاں پر immediately پھر Call Attention Notice آ جاتا ہے اور میرا ایک Call Attention Notice ہے تو میں اتنی اجازت چاہوں گا کہ اگر وہاں Call Attention Notice آ جائے تو مجھے اجازت دی جائے ۔ Questions کے دوران۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین ۔ اچھا جی ۔ اب depend کرتا ہے باقی کوئی یہاں پر حاضر ہیں یا نہیں ۔ نمبر 97 ڈاکٹر صفدر عباسی۔

@97. ***Dr. Safdar Ali Abbasi:** Will the Minister for Environment, Local Government and Rural Development be pleased to state:

(a) the total amount spent so far in Rawalpindi from the Ex-Prime Minister's package for Rawalpindi City; and

(b) the details of schemes completed/not completed under the said package?

Syeda Abida Hussain: (a) Rs. 392.50 million have so far been spent under the ex-Prime Minister's Rawalpindi Package.

(b) Total 55 schemes were undertaken of which 37 schemes have been completed and the remaining are in-complete. Details are given at annexure "A".

RAWALPINDI MUNICIPAL CORPORATION

S. No.	Schemes	Status
1.	Mitigation of floods in Lai Nullah.	Completed.
2.	Purchase of Diesel Trucks for Gubage lifting.	—do—

@ Deferred from 16 May, 1997.

S. No.	Schemes	Status
3.	Purchase of Land for Dumping Garbage.	Completed.
4.	Purchase of Funeral Buses.	—do—
5.	Purchase of Containers for Garbage lifting.	—do—
6.	Installation of 17 Nos. Tube Wells.	Not-completed.
7.	Purchase of land for Flying Coaches Stand.	—do—
8.	Tree Plantation and Construction of median at different Roads.	—do—
9.	Improvement of Roads.	—do—
10.	Development of Khayaban-e-Sir Syed Scheme.	—do—

RAWALPINDI DEVELOPMENT AUTHORITY

1.	Improvement/windening of Nogaza Road.	Not-completed.
2.	Improvement/widening of Kamran Chowk to one Moria Bridge.	—do—
3.	Remodeling of Saidpur Road.	—do—
4.	Remodeling of Asghar Mall Road.	—do—
5.	Traffic Management and Remodeling of Central area Roads around Jamia Mosque.	—do—
6.	Traffic Management and Remodeling of Gawalmandi and city Sadar Road.	—do—
7.	Construction of additional footpath of stadium road and carpeting of Murghbani Road.	Completed.

CANTONMENT BOARD RAWALPINDI
(PHASE-I)

1.	Tipu Road.	Completed.
2.	Pere etor Road.	—do—
3.	Murree Road.	—do—
4.	Jahangir Road.	—do—

S. No.	Schemes	Status
5.	Akbar Market Road.	—do—
6.	Tufail Road.	—do—
7.	O. P. No. 22.	—do—
8.	Abid Majeed Road.	—do—
9.	Footpath Bank Road.	—do—
10.	Imran Khan Avenue Chaklala-III.	—do—
11.	Allama Iqbal Colony Road.	—do—
12.	Dr. Syedan Misrial Road.	—do—
	(PHASE-II)	
1.	Hali Road.	Completed.
2.	Bank Road.	—do—
3.	VVIP Route.	—do—
4.	Gulistan Colony.	—do—
5.	Mehfooz Road.	—do—
6.	Railway Road.	—do—
7.	Ch. Iqbal Road.	Completed.
8.	Hamayun Road.	—do—
9.	Kashmir Road.	Not-completed.
10.	Internal Roads.	—do—
11.	Lai Bridge.	—do—
	WATER SUPPLY	
1.	Tubewell at Qasimabad.	Completed.
2.	Tubewell Roomi Park Saddar.	—do—
3.	Tubewell at Dheri Hassanabad.	—do—
4.	Tubewell at Allama Iqbal Colony.	—do—
5.	Tubewell at Tench Bhatta.	—do—
6.	Tubewell at Raja Akram Colony.	—do—
7.	Tubewell at Westridge Bazar.	—do—
8.	Tubewell at Tehmsamabad.	—do—

S. No.	Schemes	Status
9.	Tubewell at Adra.	—do—
10.	Tubewell at New Lalazar.	—do—
11.	Tubewell at Afshan Colony.	—do—
12.	Tubewell at Lane No. 7 Peshawar Road.	Not-completed and abandoned non-availability of water.
13.	Tubewell at Westridge-2.	Not-completed and abandoned non-availability of water.
14.	Tubewell at Azizabad.	—do—
15.	Tubewell at Pak Army Stadium for Saddar.	Not-completed.

جناب چیئرمین۔ جی supplementary question جی فرمائیے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ اس میں جناب والا ! 392.50 ملین ۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں اس معزز ایوان کو اور وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ صرف راولپنڈی شہر کے لیے اتنے ملین خرچ ہوئے ہیں، میں کہتا ہوں کہ پورے بلوچستان کے لیے شاید اتنا فنڈ پچھلی لوکل گورنمنٹ نہیں دیا ہو گا۔ یہ سنٹرلائزیشن آف پاور کا حال ہے کہ ایک صوبے کے لیے اتنا فنڈ نہیں دیا ہے جتنا ایک شہر کو دیا گیا ہے ۔ کیا یہ اس پر بھی توجہ دیں گے کہ یہ جو سنٹرلائزیشن کا عذاب ہے۔ فیڈرل ازم میں جو فیڈرل ازم بھی نہیں ہے۔Unitary form of Government ہے۔ ہم سب اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ کیا یہ اس پر توجہ دیں گے کہ اس طرح کی کم از کم نا انصافی نہ ہو؟

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! یہ درست ہے کہ ناانصافی نہیں ہونی چاہیئے لیکن سابقہ دور میں وزیر نے اپنے پیکج پروگرام کے تحت یہ حکم دیا تھا اور اس کے تحت یہ سکیمیں چل رہی ہیں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب والا! میں آپ کی اجازت سے عرض کروں گا کہ جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اتنی بڑی رقم خرچ کی گئی ہے ، آیا وزیر موصوف بتانا پسند فرمائیں گے کہ پسماندہ علاقوں کے بارے میں بھی ان کے ذہن میں کچھ ایسی سکیمیں ہیں کہ ا ن

کو ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لایا جا سکے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ ان علاقوں کے متعلق اس سے بھی بہتر سکیمیں حکومت کے زیر غور ہیں۔

جناب چیئرمین۔ سید قائم علی شاہ۔

سید قائم علی شاہ۔ جناب والا! جواب میں کہا گیا ہے کہ اتنی سکیمیں مکمل ہوئی ہیں۔ باقی کا بتائیں گے کہ کب مکمل ہوں گی، آیا ان پر کام چل رہا ہے یا نہیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! جو ongoing schemes ہیں ان پر تو کام چل رہا ہے لیکن کچھ ایسی سکیمیں ہیں جن کو بعض وجوہات کی بنا پر ختم کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ چوہدری اعتزاز احسن۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ ان میں سے کون سی ایسی سکیمیں ہیں جن کو ختم کر دیا گیا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! آپ نمبر 12 پر دیکھ لیں کہ وہاں پر ٹیوب ویل لگانے کی ایک سکیم تھی لیکن پانی دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے اس کو ختم کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ راجہ اورنگ زیب صاحب۔

راجہ اورنگ زیب۔ سوال کے آئٹم نمبر ایک میں سیلابوں کو کم کرنے کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ یہ سکیم مکمل ہے۔ میری اطلاع یہ ہے کہ یہ مکمل نہیں ہے بلکہ یہ منصوبہ بھی ادھورا ہے اور کاغذوں میں فرضی طور پر اس کو مکمل دکھایا گیا ہے۔ کیا وزیر صاحب اس کی انکوائری کر کے سینٹ کو بتانے کی جسارت فرمائیں گے کہ اس پر کیا ایکشن ہو رہا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ اگر معزز رکن اس کے متعلق لکھ کر دے دیں تو اس پر انکوائری ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں راجہ اورنگ زیب صاحب آپ خود بھی دیکھ کر اگر محسوس کریں کہ واقعی یہ منصوبہ مکمل نہیں ہے تو پھر آپ وزیر صاحب کے نوٹس میں لائیں

تاکہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے جو سینٹ میں بھی غلط بیانی کرتے ہیں اور حکومت کو بھی دھوکہ دیتے ہیں۔

راجہ اورنگ زیب ۔ٹھیک ہے جناب۔

جناب جمیل الدین عالی۔جناب والا! صفحہ تین پر وی وی آئی پی روٹ دکھایا گیا ہے ۔ جناب والا! اگر یہ بن گیا ہے تو اسے جی آئی پی روٹ declare (generally important persons route) کیا جائے ورنہ اس کو ختم کیا جائے۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ ٹھیک ہے جناب اس کا نام بدلا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین ۔ زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان۔ راولپنڈی پیکج کے متعلق اخبارات میں آیا تھا کہ اس میں بہت گھپلے ہوئے ہیں اور راجہ صاحب کو کہا جا رہا ہے کہ انکوائری کریں ، تو حکومت کیا کرے۔

جناب چیئرمین۔ کوئی specific بات کریں یہ تو جنرل بات ہے ۔ انہوں نے نالہ لئی کے بارے میں کہا تھا۔ آپ specific بات کریں کہ یہاں پر گھپلہ ہوا ہے ۔

جناب محمد زاہد خان ۔ نالہ لئی میں بھی ہوا ہے ، سڑکوں میں بھی ہوا ہے سب چیزوں میں گھپلا ہوا ہے۔

Mr. Chairman: This is too general a question.

اگلا سوال نمبر 153 حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب۔

153. * Haji Javed Iqbal Abbasi: Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that land has been acquired for the installation of telephone exchange in Union Council, Said Gharbi, Abbottabad, if so, the time by which the said building will be constructed?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: No.

Mr. Chairman: Supplementary question Haji Javed Iqbal Abbasi

Sahib.

حاجی جاوید اقبال عباسی - جناب چیئرمین! میرا معزز وزیر سے یہ ضمنی سوال ہے - کیوں کہ جو میں نے سوال کیا تھا اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ جی نہیں - میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا اور یہ میری بات درست ہے کہ exchange کے لئے جگہ خریدی گئی ہے آیا وہ کتنے کینال خریدی گئی ہے، کس ریٹ پر خریدی گئی ہے اور اس پر کب کام شروع ہو گا اس کا جواب دیں اور جس آدمی سے خریدی گئی ہے اس کا نام بھی بتائیں -

جناب چیئرمین- جی اعظم خان ہوتی صاحب -

جناب محمد اعظم خان ہوتی- جناب والا! جو محکمے نے معلومات دی ہیں اس کے حساب سے تو کوئی زمین خریدی ہی نہیں گئی- یہ ایبٹ آباد کے مضافات میں کوئی علاقہ ہے، کیوں کہ ایبٹ آباد میں اپنے دو بڑے exchanges لگے ہوئے ہیں اور کوئی 13 ہزار connections اس پر کام کر رہے ہیں- وہاں پر اور کافی installed capacity اب بھی موجود ہے تو غالباً ایسا کوئی سبب ہے جو cable network سے cover ہو سکتا ہے- وہاں زمین کی ضرورت تو ہو گی نہیں اور اگر کبھی پڑی بھی تو transit exchange کے لئے ہو گی آنے والے وقتوں میں، میری معلومات کے مطابق تو کوئی زمین وہاں نہیں لی گئی ہے- اگر مجھے معزز رکن اس کی معلومات دے دیں تو میں پتہ کرا دوں گا -

جناب چیئرمین-جی حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب -

حاجی جاوید اقبال عباسی- جناب میں وزیر موصوف کو یہ بتاؤں گا کہ اس انتقال کافرد جتنی قیمت ادا کی گئی ہے اس آدمی کا نام نثار خان ہے- اس سے دو کنال یہ زمین خریدی گئی ہے- اس کی رقم کی ادائیگی 96-1995 یا 95-1994 میں کی گئی ہے- اس لئے میں ان سے عرض کروں گا کہ یہ اپنے محکمے سے پوچھیں کہ انہوں نے صحیح figure ان کو کیوں نہیں دیئے- اسکی معلومات کریں میں فرد بھی اس زمین کا لا کر ان کو دوں گا -

جناب چیئرمین-جی وزیر برائے مواصلات -

جناب محمد اعظم خان ہوتی - جناب والا! ہو سکتا ہے کہ exchange کے لئے نہ

لی گئی ہو، کسی اور غرض کے لئے حاصل کی گئی ہو ۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ نہیں جناب exchange کے لئے لی گئی ہے، وہاں already exchange چل رہا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال اس کی آپ تحقیق کر لیں اور حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب آپ بھی وزیر صاحب کو جو بھی فرد وغیرہ ہے اس کی کاپی دے دیں تا کہ یہ اس کو دیکھ سکیں۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب میں معلومات کر لوں گا ۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ میں انشاء اللہ دو تین دن کے اندر اندر ان کو فرد provide کر دوں گا۔

جناب چیئرمین۔ اور اگر واقعی یہ غلط ثابت ہو وزیر صاحب تو پھر میرے خیال میں ان افسران کے خلاف کوئی کارروائی ہونی چاہئیے جو اس ہاؤس کو غلط انفارمیشن دیتے ہیں ۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی ۔ جناب والا! بہت سخت کارروائی ہو گی۔ آپ کہیں تو میں اسے کمیٹی کے حوالے کر دوں ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی ۔ اگلا سوال نمبر 154 حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب ۔

154 . ***Haji Javed Iqbal Abbasi:** Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that in 1992 the Prime Minister of Pakistan provided funds for the construction of road from Changla Gali to Nagri Totial via Ziarat Masoom if so, the reasons for not starting the work so far?

Mr . Muhammad Azam Khan Hoti: National Highway Authority did not receive any direction or funds for the road.

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال ۔

حاجی جاوید اقبال عباسی - ضمنی سوال جناب چیئرمین- جناب 1992 میں وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے اعلان کیا تھا۔ اس سڑک کا باقاعدہ سروے ہوا' اس کی منظوری دی گئی اور 50 لاکھ روپیہ یہاں سے فیڈرل گورنمنٹ سے release کئے گئے۔ آج بھی C&W Department ایبٹ آباد XEN Highway کے پاس وہ پڑے ہوئے ہیں اور ان کو جو جواب دیا گیا ہے کہ نہ فنڈ provide نہیں کئے گئے جبکہ 50 لاکھ روپیہ already یہاں سے grant release ہو چکی ہے' 1993ء میں - تو یہ معلومات ان کو جو دی گئی ہیں وہ میرے خیال میں' مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ خود تحقیقات کر لیں کہ آیا XEN Highway اس کا نمبر میرے خیال میں 34011 ہے ٹیلی فون پر پوچھ لیں کہ 50لاکھ روپیہ چھانگہ گلی زیارت معصوم نگری ٹٹیال کے لئے خزانے میں پڑا ہوا ہے یا نہیں -

جناب محمد اعظم خان ہوتی - جناب والا! اگر میں صوبائی وزیر ہوتا C&W کا تو میں ضرور معلومات حاصل کرتا۔ یہ صوبائی مسئلہ ہے۔ اس کا National Highway Authority سے کوئی تعلق نہیں ہے -

جناب چیئرمین- جاوید اقبال عباسی صاحب یہ National Highway Authority کو release ہوا تھا یا PWD صوبائی جو محکمہ ہے اس کو ہوا تھا۔

حاجی جاوید اقبال عباسی- جناب پیسے مرکز سے گئے ہیں -

جناب چیئرمین- لیکن اگر پیسے مرکز سے گئے ہیں اور صوبے کو گئے ہیں تو شاید ان کو علم نہیں ہو گا بہر حال یہ پتہ کر لیں گے -

حاجی جاوید اقبال عباسی- میرا مطلب ہے مرکز سے پیسے جو بھی release ہوئے ہیں وہ متعلقہ محکمہ ہے اس میں پڑے ہوئے ہیں -

جناب چیئرمین- جی جناب ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی صاحب -

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی - جناب یہ ایک سڑک' اورماڑہ سے کراچی کے لئے' اس پر کام تین چار سال سے جاری تھا تو گزشتہ دنوں اخبار میں آیا تھا کہ وہ کام بند کر دیا گیا ہے اورمرکز نے اس کو coastal area کی ایک سڑک جو کراچی تک پہنچتی ہے -----

جناب چیئرمین۔ اس کا تو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ تو چھانگہ گلی کی بات ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ نہیں جناب مرکز سے اس کا فنڈ جاری ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں مرکز سے تعلق ضرور ہے چھانگہ گلی سے متعلق سوال ہے اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جی جناب ڈاکٹر حئی بلوچ صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے جناب کہ ہمارے ہاں National Highway Authority کے جو روڈز بلوچستان میں ہیں وہ بہت خستہ حال میں ہیں۔ کوئٹہ شہر میں جناب آپ حیران ہوں گے سن کے کہ جہاں سے ہائی وے کی حد شروع ہو جاتی ہے وہاں دو سال سے روڈ بنا رہے ہیں۔ اس پر ابھی تک تارکول نہیں ڈالا گیا ہے ویسے بھی خستہ حال ہے یہ کیا اپنی اس پالیسی کو revise کریں گے کہ جہاں بلوچستان میں road length جو National Highway Authority کے under میں آتے ہیں وہ 44 فیصد ہے اور فنڈ ہمیں 5 فیصد دیتے ہیں یا زیادہ زور لگائیں 10 فیصد اس سے اتنا بڑا ایریا جو 44 % کا road link ہے' اس کی کیسے مرمت ہو گی یا وہ کس طرح بہتر روڈ ہو سکیں گے۔ ملک میں سب سے بدحال نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے روڈز بلوچتان میں ہیں ' کیا اس پر حکومت اپنی پالیسی revise کرنے کو تیار ہے کیوں کہ یہ مسئلہ حکومت کی پالیسی سے تعلق رکھتا ہے۔ پچھلی حکومت نے ہماری فریاد پر کوئی توجہ نہیں دی۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب میں معزز ممبر سے اتفاق کرتا ہوں کہ سڑکیں بھی خراب حالت میں ہیں لیکن پچھلے تین چار سال سے NHA کو فنڈز ہی نہیں دیئے گئے ، اب بھی فنڈز نہیں ہیں ۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ آئندہ مالی سال میں کچھ نہ کچھ کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی سرانجام خان صاحب۔

جناب سرانجام خان۔ جناب ! مردان سے سوات کے لئے additional carriage way کے لئے پچھلی نواز شریف کی حکومت میں ایک پراجیکٹ finalize ہوا تھا تو اس پر جب جون کا مہینہ آ جاتا ہے تو کام شروع ہو جاتا ہے۔ آج بھی وہاں کوئی تھوڑا بہت کام ہو رہا

ہے ۔ کب تک اس کام کو ختم کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ آپ تو ایک بڑا specific سوال پوچھ رہے ہیں ۔ ہمارے پاس ابھی چھانگلا گلی کے متعلق سوال ہے ، اس پر اگر کوئی ہے تو آپ کریں۔

جناب سر انجام خان۔ جناب اگر آپ بلوچستان کے لئے اجازت دے سکتے ہیں تو پھر فرنٹیئر کی اجازت نہیں ہو سکتی۔

جناب چیئرمین۔ اگر آپ کے پاس جواب ہے تو دے دیں۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب والا! وہ مردان سے سوات نہیں ہے بلکہ وہ درگئی سے کالام ہے ۔ نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے نیشنل ہائی وے کونسل کے ایک فیصلے کے تحت اپنے کنٹرول میں لیا لیکن اس کا ابھی تک کوئی design بھی نہیں بنا اور اس کی upgradation ہے اور وہ ابھی design کے مرحلے سے بھی نہیں گزرا ۔ اس مرحلے سے گزرنے کے بعد شاید اس پر کوئی تدبیر سوچی جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ جی سر انجام خان صاحب۔

جناب سر انجام خان۔ جناب والا! کنسٹرکشن ہو رہی ہے ، وہ مردان سے شروع ہے towards درگئی اور درگئی سے مردان تک کا جو حصہ ہے ، کیا یہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کا حصہ ہے اور اس وقت جو کام ہو رہا ہے وہ کونسا department کر رہا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر صاحب۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی ۔ مردان سے جو اس وقت درگئی تک کام ہو رہا ہے وہ صوبائی روڈ ہے اور اس کو Provincial C&W Department اس کو handle کر رہا ہے اور وہ NHA کا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان۔ میرا معزز وزیر صاحب سے سوال ہے کہ چکدرہ ، چترال اور چترال سنٹرل ایشیا یہ ایک روڈ ہے ۔ اس پر کام کرنے کے لئے کیا حکومت کے زیر غور کوئی سکیم ہے ۔

جناب چیئرمین۔ پھر یہ چھانگلا گلی کا سوال ہے۔ اگر آپ کے پاس جواب ہے تو بیشک دے دیں۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی ۔ جناب والا! حکومت کا بس چلے تو چاند تک بھی سڑک کو لے جائے لیکن --- زیر غور تو سب ہیں لیکن وسائل کی بات ہے اور اس قسم کا کوئی منصوبہ ابھی تک زیر غور نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جی جناب جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا وزیر موصوف یہ تحقیقات کر کے بتائیں گے کہ واقعی 50 لاکھ روپیہ جو چھانگا گلی روڈ کے لئے پڑے ہیں وہ C&W Department کو گئے ہیں اور وہ کہاں سے گئے ہیں اور ان کو خرچ کرنے کے لئے کون سے وزیر صاحب ہیں کیوں کہ وہ پیسے مرکز سے وزیر اعظم کی ہدایت پر گئے ہیں۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب والا! یہ فنڈز ضرور گئے ہوں گے اور وزیر اعظم کے directive پر گئے ہوں گے لیکن صوبائی C&W Department کے پاس گئے ہوں گے۔ اس وقت اس کے وزیر صاحب یوسف ایوب صاحب ہیں اور انہی کے علاقے ہزارہ کے رہنے والے ہیں۔ میں بھی بات کر لوں گا اور معزز رکن بھی بات کر لیں اور پھر دونوں مل کر پتا کر لیں گے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ اگلا سوال نمبر 155 حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب۔

155 . *Haji Javed Iqbal Abbasi: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the steps being taken by the Government to provide jobs to the unemployed youth of the country?

Ch. Shujat Hussain: The following steps are being taken by the Government to provide jobs to the unemployed youth of the country:-

(i) A plan is being prepared to provide technical training to 100,000 unemployed youth in various trades.

(ii) Incentives have been provided to the local as well as to foreign investors to make investment in the country.

(iii) Lahore-Islamabad motorway is near completion. Special Industrial Zones would be established alongside the road which would create a lot of economic activites thereby generating new job opportunities for the unemployed.

(iv) Soft terms loans are being provided to the unemployed educated youth to establish their own business under the self employment programme.

(v) Efforts are being made to provide more opportunities for overseas employment. For this purpose, high level contacts are being established with friendly countries. During the year 1996 about 127,700 persons have been provided employment abroad.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے یہاں پوچھا تھا کہ آیا موجودہ حکومت کی کوئی پالیسی ایسی زیر غور ہے کہ سمندر پار بیرون ملک بیروزگار نوجوان کو روزگار دلایا جائے۔ انھوں نے یہاں لکھ دیا کہ موٹر ہائی وے اسلام آباد جو بن رہا ہے اس میں دیں گے یا 1996 میں کچھ لوگوں کو بھیجا گیا ہے ۔ میں موجودہ حکومت سے پوچھ رہا ہوںکہ آپ کے پاس جو ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں' جسطرح کہ پچھلے تین سالوں میں پی پی پی والوں نے جائز و ناجائز طریقے سے لوگوں کو باہر بھیجا ۔ آیا ان کے پاس کوئی باہر کے ممالک کے ساتھ معاہدے ہوئے ہیں اور اگر ہوئے ہیں تو کب تک بیروزگاری کو ختم کرنے کے لئے لوگوں کو باہر بھیجا جائے گا' یہ ہاؤس کو بتائیں کیونکہ جب ہم باہر جاتے ہیں تو لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ بھئی آپ نے بیروزگاری کے بارے میں کیا کیا ہے' مہنگائی کے بارے میں کیا کیا ہے۔ تو یہ مہربانی کرکے ذرا تفصیلی جواب دیں۔

جناب چیئرمین: وزیر داخلہ صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! سوال بھی آپ کے سامنے ہے اور جواب

بھی آپ کے سامنے۔ سوال میں یہ کہا گیا تھا کہ کیا وزیر یہ بیان فرمائیں گے کہ ملک کے بیروزگار نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے۔ یہاں پر غیر ممالک کا ذکر نہیں کیا گیا تھا۔ صرف ملک کے اندر کا ذکر کیا گیا تھا تو اس کا مکمل جواب ہے۔ اس جواب میں سے اگر کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہیں تو میں اس کے لئے حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین: جی جناب وہ تو صحیح کہہ رہے ہیں کہ سوال تو سارے پاکستان کے بارے میں تھا، خالی سمندر پار پاکستانیوں کے بارے میں نہیں تھا۔ تو انہوں نے بتا دیا ہے جو ان کے زیر غور منصوبے ہیں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب انہوں نے اندرون ملک کی بات بتائی ہے جواب میں کہ لاہور اسلام آباد موٹروے جلد ہی مکمل ہوجائے گی اور اس شاہرہ کے ساتھ ساتھ خصوصی صنعتی یونٹس قائم کئے جائیں گے جس سے اقتصادی سرگرمیوں کے مواقع پیدا ہوں گے اور بیروزگار نوجوانوں کے لئے روزگار مہیا ہوسکیں گے۔ یہ تو جب مکمل ہوگا تب کی بات ہے۔ میں نے سمندرپار، بیرون ملک، جہاں جہاں ان کے معاہدے ہوئے ہیں یا کر رہے ہیں تو اس کے بارے میں سوال کیا تھا۔ اس کا صحیح جواب نہیں آیا۔

جناب چیئرمین، نہیں آپ نے سوال جو کیا تھا وہ میرے سامنے ہے۔ آپ نے کیا تھا کہ کیا وزیر صاحب بتائیں گے یا ارشاد فرمائیں گے، یہ آپ کے الفاظ تھے کہ اس وقت ملک کے اندر جو بیروزگاری ہے اس کو ختم کرنے کی کیا پالیسی ہے، اس کی مکمل تفصیل بتائیں۔ تو اگر آپ سمندرپار کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ایک علیحدہ سوال دے دیں۔ اس کا جواب آجائے گا۔ جی جناب عالی صاحب۔

جناب جمیل الدین عالی: جناب چیئرمین! ویسے تو سارا جواب بہت جنرل ہے، لیکن اس کے بعد کیونکہ اہم ترین حصہ یہ ہے جو محترم وزیر داخلہ صاحب نے بتایا کہ A plan is being prepared to provide technical training to 100,000 unemployed youth in various trades. جناب والا! یہ پہلے بھی کہا گیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ کیا وہ فرمائیں گے کہ اس پلان میں time horizon کیا رکھا جا رہا ہے۔ کیا یہ اگلے پنج سالہ منصوبے کا حصہ ہے یا یہ الگ پلان ہے اور اس میں آج نہ صحیح آئندہ اگر مناسب خیال فرمائیں تو تفصیل دے دیں کہ کس مد

میں ، تربیت کے کس شعبے میں ، کیا time horizon رکھا ہوا ہے کہ اتنے دنوں میں ہم اتنے نوجوان تیار کردیں گے۔

جناب چیئرمین: وزیر داخلہ صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! اس میں، میں یہ کہنا چاہوں گا کہ وزیراعظم کے directives کے مطابق ایک سال کے اندر اندر تمام لوگوں کو ٹریننگ دی جائے گی ۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔

جناب جمیل الدین عالی: جناب کوئی مد وار یعنی موضوع وار تفصیل اس ہاؤس میں کبھی پیش کی جا سکے گی۔

جناب چیئرمین: جی کوئی تفصیل بتا سکیں گے کہ کن ٹریڈز میں یا کن شعبوں میں ایک لاکھ نوجوانوں کو ٹریننگ دی جائے گی۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! اس سلسلے میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ٹریننگ چھوٹے لیول پر اور پرائیویٹ سیکٹر کو اس میں involve کرکے دی جائے گی، جس میں ڈرافٹس مین، ویلڈر، پینٹر، کارپینٹر، آٹو الیکٹریشن، آٹومکینک، ریڈیو، ٹی وی بنانے والے، پیداواری ورکرز، سپروائزر، ٹیکسٹائل کے متعلق مختلف شعبوں میں ٹریننگ دی جائے گی ۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔ جی جناب مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر: جناب وزیر موصوف نے اپنے جواب نمبر 5 میں کہا ہے کہ

"Efforts are being made to provide more opportunities for overseas employment. For this purpose, high level contacts are being established with friendly countries. During the year 1996, about so many persons have been provided employment abroad".

جناب ولا! اس میں انہوں نے جو پہلے controversy تھی کہ آیا یہ Overseas Employment کا جواب ہے یا نہیں ہے، اس میں انہوں نے جواب دیا ہے۔ میری عرض یہ ہے جناب والا! کہ خاص طور پر مڈل ایسٹ ممالک میں پچھلے بیس بائیس سالوں سے اب جو kind of

اس قسم ordinary carpenters or masons شاید یہ ورکرز' ہمارے ضرورت ہے کی دینے trade کی چیزوں کی وہاں پر ضرورت نہ ہو کیونکہ اور ممالک ہمارے ساتھ compete کر رہے ہیں جیسے بنگہ دیش' انڈیا اور دوسرے ممالک۔ کیا وزیر موصوف صاحب اس بات پر غور کرنا پسند فرمائیں گے کہ اب ایسے ٹریڈز کی ٹریننگ پاکستان کی unemployed youth کو دی جائے جو کہ ان ممالک کی آئندہ پانچ دس سالوں کی ضرورت ہو تاکہ ہمارا اور ممالک کے ساتھ competition میں ایک edge رہے کیونکہ we will be having more semi-skilled or skilled people as compared to the countries which are in competition with us.

Mr. Chairman: Yes, Minister for Interior.

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! غور کرنا پسند ہی نہیں کریں گے بلکہ غور بھی کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ جناب اعتزاز احسن صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین محترم وزیر نے اس جواب میں ذیلی شق نمبر ۳ میں یہ فرمایا ہے کہ جو لاہور' اسلام آباد موٹر وے ہے' اس کے ساتھ انڈسٹریل زون بنائے جائیں گے۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں وزیر مواصلات بھی موجود ہیں۔ ابھی تک ہمارا تجربہ یہ ہے کہ لاہور میں تین بڑی شاہراہیں آتی ہیں ۔ ایک اسلام آباد' راولپنڈی سے جو پرانی شاہراہ ہے ۔ایک سرگودھا' شیخوپورہ' فیصل آباد سے ایک ملتان سے ۔ ہوتا یوں ہے کہ شاہراہ پہلے ہوتی ہے ۔اس کے اوپر انڈسٹریل زون ساتھ ساتھ تعمیر کر دیئے جاتے ہیں جس سے ٹریفک میں بہت دقت ہوتی ہے ۔دنیا میں کہیں یہ نہیں ہوتا ۔ انڈسٹریل زون شاہراہوں سے ہٹ کر دور بنایا جاتا ہے ۔ شاہراہ کے بالکل اوپر نہیں ۔ یہ ایک بہت بڑی پرابلم ہے ۔ ملتان سے آپ لاہور داخل نہیں ہو سکتے ۔ اتنا ٹریفک جام ہوتا ہے ۔اس طرح شیخوپورہ روڈ کا عالم ہے ۔اسی طرح کامونکی مریدکے کے ساتھ ہے ۔ تو کیا وزیر صاحب کوئی اس قسم کی تدبیر کریں گے کہ یہ جو موٹر وے بن رہا ہے ۔ اس کے قریب تر کوئی بھی انڈسٹریل زون نہ ہو ۔بلکہ کچھ دور ہو تاکہ کسی قسم کی اس میں رکاوٹ نہ آ سکے۔

جناب چیئرمین۔ منسٹر فار کمیونیکیشن' آپ اس کا بہتر جواب دے سکتے ہیں۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔جناب والا صحیح فرمایا ہے ۔ ارادہ بھی یہی ہے کہ یہ جتنے بھی انڈسٹریل یا کمرشل زون بنیں گے، یہ موٹر وے سے ہٹ کر بنیں گے اور ان کو موٹر وے سے لنک کیا جائے گا لنک روڈز اور inter changes کے ذریعے ۔ اس وقت تو ہم نے موٹر وے کے آس پاس ہزار میٹر تک آبادی پر بھی پابندی لگا دی ہے تو جتنے بھی انڈسٹریل کمرشل زون ہوں گے ۔یہ کافی دور ہوں گے اور وہ مسئلہ پیدا نہیں ہو گا ۔

جناب چیئرمین۔شکریہ جی ، قائم علی شاہ صاحب ،

سید قائم علی شاہ۔ یہ سوال کے پیرا ہ میں کہا گیا ہے ۔127700 انکی حکومت یعنی پیپلز پارٹی کی حکومت نے باہر ملکوں میں نوکریاں لی ہیں اور ابھی over seas میں effort کئے جا رہے ہیں۔تو وزیر موصوف بتائیں گے کہ کونسے ممالک میں ایسے chances ہیں اور کہاں کہاں انہوں نے approach کیا ہے ۔اور کتنے chances ہیں کہ ہمارے لوگوں کو وہاں employment ملے گی۔

جناب چیئرمین۔وزیر داخلہ صاحب۔

چو ہدری شجاعت حسین۔ جناب والا ، مڈل ایسٹرن ممالک جو ہیں وہاں پر زیادہ تر یہ لیبر جا رہی ہے ۔وہاں پر ہی contacts کئے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ، اکرم شاہ صاحب۔

جناب اکرم شاہ خان۔ جناب چیئرمین ! یہاں پر جو self employment scheme کا ذکر کیا گیا ہے ،تعلیم یافتہ بیروز گار نوجوانوں کے لئے کافی عرصے سے چل رہا ہے لیکن جناب چیئرمین اس کے نتائج کوئی خاص نہیں ہیں ۔ایک تو جب وہ نوجوان قرضے حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ان کو بڑی بھاگ دوڑ کرنی پڑتی ہے ۔ان کا اچھا خاصا پیسہ اس میں خرچ ہو جاتا ہے ۔جب تک وہ قرضہ وصول کریں ۔پھر وہ قرضے کی رقم اتنی ہوتی ہے کہ اس سے کوئی ایسا کاروبارنہیں کرسکتے جس سے وہ قرضہ بھی لوٹا سکیں اور اپنے لئے روز گار کا کوئی ذریعہ بھی بن سکے۔
دوسری بات یہ ہے کہ ان نوجوانوں کی ایسی راہنمائی کی جائے کہ اتنے پیسو ں میں وہ کیا کاروبار کر سکتے ہیں۔بڑا اچھا پروگرام ہے کافی عرصے سے چل رہا ہے لیکن اس کے نتائج بڑے poor

ہیں۔اس کو اگر زیادہ بہتر بنایا جائے اور قرضے دینے کا جو طریقہ کار ہے اس کو آسان بنایا جائے اور قرضے کی رقم اتنی معقول ہو کہ اس سے کوئی کاروبار کیا جا سکے۔اس کے ساتھ ساتھ ان کو معلومات فراہم کی جائیں کہ ان پیسوں سے وہ کیا کاروبار کر سکتے ہیں تا کہ وہ خود برسر روزگار بن سکیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا آسان بنانے کے لئے اور ان کو information مہیا کرنے کے لئے یوتھ انویسٹ پروموشن سوسائٹی بنائی گئی ہے جو کہ ان کو مواقع فراہم کرتی ہے اور information کے ذریعے وہ اپنا کاروبار چلا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔شکریہ' next question 156 جواد ہادی صاحب ۔

156. Syed Muhammad Jawad Hadi: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the details of funds received from the students and other sources separatgely by the F.G. Degree College for Men, H-9, Islamabad during the last two years; and

(b) the details of expenditures made out of the said funds during the said period?

Syed Asghar Ali Shah: (a) The detail of funds received from students and other sources during the last two years are at Annexure-A.

(b) The details of expenditudre made out of the said funds may be seen at annexure-B.

Annexure-A

STATEMENT SHOWING THE DETAILS OF FUNDS RECEIVED FROM THE STUDENTS AND OTHERS SOURCES

S. No.	Name of fund	Amount received	
		1994-95	1995-96
1.	Medical fund.	53918	49378
2.	Student Mutual help fund.	26959	24691
3.	Union membership fund	10893	11977
4.	Magzine fund.	58915	44270
5.	Bus fund.	41480	47943
6.	Fine fund.	48519	61981
7.	Building and Development fund.	1159350	1209000
8.	Science Breakage fund.	251504	290319
9.	Internal Examination fund.	84006	98578
10.	**Hostel Security fund.**	**17157**	**21944**
11.	Student fund.	303102	250789
12.	Library Security.	128900	107647
13.	Parent Teacher Council fund.	16479	13461
	Total :	2201182	2231938

Annexure-"B"

STATEMENT SHOWING THE DETAILS OF EXPENDITURE MADE OUT OF RECEIVED FUNDS.

S. No.	Name of fund	Expenditure made	
		1994-95	1995-96
1.	Medical fund.	1250	1150
2.	Student Mutual help fund.	27394	18701
3.	Union membership fund.	68129	37034
4.	Magzine fund.	165870	2071
5.	Bus fund.	200	5119
6.	Fine fund.	100435	41497
7.	Building and Development fund.	200	13181
8.	Science Breakage fund.	175741	111330
9.	Internal Examination fund.	41455	53411
10.	Hostel Security fund.	4672	10070
11.	Student fund.	411346	241204
12.	Library Security.	30220	51280
13.	Parent Teacher Council fund.	1956	5028
	Total :	1028468	591076

سید محمد جواد ہادی۔ سپلیمنٹری ' یہاں فنڈز کی جو مد بیان کی گئی ہے۔ اس میں ایک مد ہوسٹل کی سیکورٹی فنڈ کا بتایا گیا ہے ۔ جبکہ اس ایف جی ڈگری کالج ایچ ۔9 برائے طلبہ کے سلسلے میں' وہاں ہوسٹل میں رہائش پذیر طلبہ کی طرف سے یہ شکایات آئی ہیں کہ وہاں ہوسٹل میں کئی بار چوری ہو ئی ہے ۔ لڑکوں کے کمروں کے تالے ٹوٹے ہیں۔ ان کی اصل اسناد ' ان کی ذاتی کتابیں اور چیزیں چوری ہوتی رہتی ہیں اور گزشتہ دو مہینوں کے دوران 6/7 چوریاں ہوئی ہیں ۔ تو منسٹر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں ہاسٹل میں سیکورٹی کے لئے اور ان کی حفاظت کے لئے کوئی معقول بندوبست کرنے پر غور فرمائیں گے ؟

جناب چیئرمین۔جی منسٹر فار ایجوکیشن ۔

سید اصغر علی شاہ ۔جناب چیئرمین ! یہ جو فنڈ دیا گیا ہے ' جیسا کہ میرے فاضل معزز ممبر نے کہا ہے ' اس سلسلے میں یہ ہے کہ آپ نے پہلے بھی ایک سوال اس قسم کا کیا تھا۔ اس میں جب ہم نے معلومات کیں تومعلوم ہواکہ سال میں دو چوریاں وہاں رپورٹ ہوئی تھیں ۔ جن میں ایک پر تحقیقات ہوئی ہے ۔ چونکہ اس کو تھوڑا عرصہ ہوا ہے تو اس کی ایف آئی آر درج کر کے ضرور اس پر قانونی کارروائی کی جائے گی ۔ جہاں تک ایک اورکیس تھا ۔ جس میں وہ طالب علم تیار نہیں تھا۔ لیکن میں نے ان کو احکامات دیئے تھے کہ اس کی بھی تحقیقات کریں اور ایڈمنسٹریشن کی طرف سے ایف آئی آر درج کی جائے تاکہ برآمدگی ہو ۔ اس سلسلے میں کوئی چوری کی رپورٹ نہیں ہوئی ہے ۔

سید محمد جواد ہادی۔جناب چیئرمین ! میں نے اس سلسلے میں گزشتہ اجلاس میں بھی سوال کیا تھا ۔ جواب میں آیا تھا کہ صرف دو چوریاں ہوئی ہیں ۔ گزشتہ دو مہینے میں چھ سات چوریاں ہوئی ہیں ۔ اگر منسٹر صاحب چاہیں تو وہ طلباء خود ان کے پاس آئیں گے اور اپنی شکایات کریں گے ۔ جبکہ وہاں ان کی کوئی شکایت سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہے تو ذاتی دلچسپی لیں اور ان کی مشکلات کا ازالہ فرمائیں۔

جناب چیئرمین۔جی وزیر صاحب برائے تعلیم ۔

سید اصغر علی شاہ ۔ جناب چیئرمین ! میں ذاتی دلچسپی لوں گا اور پہلے بھی لی ہے اور انشاء اللہ مستقبل میں وہاں انتظامات کو بہتر بنایا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔جناب اکرم شاہ صاحب۔

جناب اکرم شاہ خان ۔ جناب چیئرمین! یہاں پر طلباء اور دوسرے ذرائع سے وصول شدہ فنڈز کا گوشوارہ ہے ۔ جناب چیئرمین ۶ نمبر پر fine fund ہے جس کا مطلب شاید طلباء پر جرمانہ ہے۔ یہ 95-94 ، میں -/48500 روپے ہے اور 96-95، میں -/61000 ہے۔ جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ یہ بہت بڑی رقم ہے ۔ طلباء پر یہ کس قسم کا جرمانہ کیا جاتا ہے کتنا جرمانہ اور کون یہ جرمانہ کرتا ہے ۔اس کی کوئی اپیل یا بخشش وغیرہ ؟یہ بہت بڑی رقم ہے جناب ؟

جناب چیئرمین۔لیکن یہ ایک شخص پر تو نہیں ہو گی ۔

جناب اکرم شاہ خان ۔جناب یہ بہت بڑی رقم ہے ۔ ایک سٹوڈنٹ پر دو دو سو روپیہ ، وہ کس جرم میں ؟

جناب چیئرمین۔جی جناب وزیر تعلیم ۔

سید اصغر علی شاہ ۔جناب چیئرمین !یہ fine fund ہے ۔ یہ absence کو discourage کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے اور یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ ایک روپیہ فی طالبعلم غیرحاضری کی صورت میں وصول کیا جاتا ہے ۔ اس لئے یہ زیادہ نہیں ہے ۔ان کی غیرحاضری کو روکنے کے لئے کالج انتظامیہ نے رائج کیا ہوا ہے ۔

جناب چیئرمین۔جی پرویز رشید صاحب۔

جناب پرویز رشید ۔ شکریہ جناب چیئرمین ! یہ جو انہوں نے گوشوارہ پیش کیا ہے اس میں نمبر 5 پر بس فنڈ اور نمبر ۷ پر بلڈنگ اینڈ ڈویلپمنٹ فنڈ ، ان کے بارے میں ، میں جاننا چاہتا تھا۔ بس فنڈ میں 95-94، میں -/41480 روپے ، اور 96-95، میں -/47943 روپے میسر ہوئے ۔ بلڈنگ اینڈ ڈویلپمنٹ فنڈ میں-/350 ,11,59 روپے اور 96-95، میں -/12,09000 روپے میسر ہوئے ۔

اب جناب جب ہم گوشوارہ دیکھتے ہیں ، جو اخراجات سے متعلق ہے تو بس فنڈ میں 95-94، میں صرف دو سو روپیہ خرچ کیا گیا اور 96-95، میں -/5119 روپے خرچ کئے گئے۔ بلڈنگ اینڈ ڈویلپمنٹ فنڈ میں جناب 95-94، میں دو سو روپے صرف خرچ کئے گئے اور 96-95، میں -/13,181

روپے خرچ کئے گئے۔ جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ایک طرف تو دریا دلی کا یہ مظاہرہ ہے کہ جہاں ضرورت صرف دوسو روپے کی یا دس ہزار روپے کی ہے وہاں لاکھوں روپے اس کالج کو دیئے گئے۔ دوسری طرف پورے ملک میں بغیر ٹرانسپورٹ کے سکول اور کالج موجود ہیں۔ پورے ملک میں بغیر عمارت کے کالج موجود ہیں اور لوگ ان کالجوں کی عمارت کے لئے مطالبہ کرتے رہتے ہیں۔ کیا وزیر موصوف اس چیز کا بندوبست کریں گے کہ جن علاقوں میں یا جن کالجوں میں زیادہ رقومات فراہم کر دی گئی ہیں اور وہ فضول پڑی ہیں ان سے ان علاقوں میں تعمیرات کا کام لیا جائے جہاں کی رقم دستیاب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین ۔ جی منسٹر فار ایجوکیشن۔

سید اصغر علی شاہ ۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرتا چلوں کہ ایک تو یہ بلڈنگ ڈیویلپمنٹ فنڈ ہے، جو 1994 سے 1996 تک وصول کیا گیا لیکن اس کے بعد یہ وفاقی محتسب کی ججمنٹ کے مطابق یہ discontinue کر دیا گیاہے اور bus فنڈ جو ہے وہ ٹرانسپورٹیشن کی بہتر سہولت مہیا کرنے کے لئے وہ پچاس روپے ہر طالبعلم سے ہر ماہ لیا جاتا ہے، تو جہاں تک معزز ممبر نے یہ کہا ہے کہ جہاں پر یہ سہولت نہیں ہے، تو یہ جس کالج میں وصول کیا جاتا تھا وہ اسی پر ہی اس کی ضرورت کے مطابق خرچ کیا جاسکتا ہے۔

جناب چیئرمین ۔ یعنی وہ صرف دو سو روپے خرچ ہوئے ہیں bus فنڈ میں، یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ خرچ تو نہیں ہو رہا وہاں پر۔

سید اصغر علی شاہ ۔ جی ہاں اس کے مطابق تو واقعی خرچ نہیں ہوا ہے لیکن اگر معزز ممبر چاہتے ہیں کہ زیادہ معلومات حاصل ہوں تو میں معلوم کرکے آپ کو بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین ۔ جی طاہر بزنجو صاحب، جی طاہر بزنجو صاحب کی آواز ٹھیک نہیں آ رہی۔

جناب محمد طاہر بزنجو۔ جناب چوریاں اور تشدد ہمارے ملک کے تعلیمی اداروں میں روز کا معمول بن چکی ہیں اور اب تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ملک کے بعض تعلیمی ادارے کلیتاً منشیات کے اڈوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے یہ دریافت کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں کیا اقدامات کر رہے ہیں۔ دوسرا جناب میرا ضمنی سوال سٹوڈنٹ یونینز کے بارے میں ہے، میں

سمجھتا ہوں کہ سٹوڈنٹ یونیز تعلیمی ماحول کو بہتر بنانے، غنڈہ گردی کو ختم کرنے کے لئے ایک بہت ہی اہم رول ادا کر سکتے ہیں اور پھر سب سے بڑی بات جو ہے کہ ایک جمہوری ملک میں-----

جناب چیئرمین۔ جی آپ نے تو تقریر شروع کر دی ہے، سٹوڈنٹ یونیز پر سوال کیا کرنا چاہتے ہیں آپ۔

جناب محمد طاہر بزنجو ۔ جناب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جمہوری ملک میں طلباء کو بھی یہ حق ملنا چاہئیے کہ وہ اپنی مرضی اور منشا سے اپنے نمائندوں کا انتخاب کریں۔

جناب چیئرمین ۔ اچھا، جی منسٹر فار ایجوکیشن، تجویز ہے ان کی، اچھی تجویز ہے تو غور کرلیں۔

سید اصغر علی شاہ ۔ جی غور کیا جائے گا جی۔

جناب چیئرمین ۔ جناب خدائے نور صاحب ۔ آپ نے کافی پوچھ لیا، ادھر سے بھی ذرا پوچھنے دیں۔ بلوچستان کی ذرا نمائندگی ادھر سے بھی ہو جائے۔

جناب خدائے نور ۔ جناب والا! گیارہ نمبر پر سٹوڈنٹ فنڈ جو کہ 1994/95 میں تین لاکھ تین ہزار ایک سو دو اور 1995/96 میں دو لاکھ پچاس ہزار سات سو ننانوے ۔ اسی طرح خرچ میں وہی چیز ہے وہاں پر 1994/95 میں چار لاکھ گیارہ ہزار ہے جبکہ آمدن میں یہاں تین لاکھ ہے یہاں چار لاکھ گیارہ ہزار تین سو چھیالیس۔ سوال میرا یہ ہے کہ یہ سٹوڈنٹ فنڈز کا مطلب کیا ہے۔ یہ کس فنڈز میں وہاں سٹوڈنٹس کو دیا جاتا ہے یا ان کی فلاح و بہبود پر خرچ ہو رہا ہے یا ان کو سیاسی رشوت کے طور پر ان کے لئے علیحدہ ایک فنڈ رکھا گیا ہے۔ یونین والے ہوں یا دوسرے ہوں یا ذرا جو یہ کچھ کر رہے ہوں ان کو مل رہا ہے ان فنڈز کی وضاحت ہونی چاہئیے کہ یہ فنڈ ہے کیا۔

جناب چیئرمین ۔ جی منسٹر فار ایجوکیشن

سید اصغر علی شاہ ۔ جناب چیئرمین ایہ جو سٹوڈنٹ فنڈ ہے،

on the time of admission, every student has to pay Rs.10/- per month as student fund. This fund is utilized for the welfare of the students specifically for sports, newspaper, excursion, library books, minor repair of building, furniture and

science equipments and chemicals.

جناب چیئرمین - بشیر احمد مٹہ صاحب ۔

جناب بشیر احمد مٹہ - statement دیا ہے' یہاں mention کیا ہے کہ

funds received from the students and other sources. In the first instance I would like to ask the Minister what are the other sources, and in the second, Sir, if these grants are given to this school by the government, then the receipt and the expenditure don't tally together. The receipts are far in excess of the needs of the schools. So, if these funds are given by the government and they are not spent there, these might be diverted to other schools, which are in greater need than thisschool, sir.

جناب چیئرمین۔ جی وزیر برائے ایجوکیشن صاحب۔

سید اصغر علی شاہ۔ جناب والا! میں کچھ سمجھا نہیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی ان کا پہلا سوال یہ تھا کہ یہ آپ نے لکھا ہوا ہے کہ funds received from students and other sources. ' جواب کا جو الف حصہ ہے ۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ details of funds received from students and other sources during last two years or at Annexure "A" تو یہ پوچھ رہے ہیں کہ students سے تو سمجھ آ گئی ہے ' فنڈ others sources کے کیا ہیں ۔

سید اصغر علی شاہ۔ یہ جی donation وغیرہ جو ہوتی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اچھا دوسرا یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر حکومت سے کوئی grant ملتی ہے تو پھر یہ جو amounts received ہیں' یہ ضروریات سے بہت زیادہ ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فالتو فنڈز پڑے ہوئے ہیں۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ کہیں اور جگہ ان کو استعمال کیا جائے ' جہاں پر ان کی زیادہ ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین۔ جناب والا! یہ اچھی تجویز ہے ' ان پر غور کریں گے ۔ جی عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! میرا اسی بارے میں ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر صاحب کالج کے بارے میں ہے تو فرمائیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ غیر حاضری پر تو طلباء کو بہت جرمانے کرتے ہیں۔ خود اسلام آباد میں نقل کی وجہ سے دو دفعہ پرچے آؤٹ ہوئے ہیں اور وزیر اعظم پاکستان نے بھی تاکید کی ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہئیے۔ اس کے باوجود دو دفعہ پرچے آؤٹ ہوئے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ سارے ملک میں نقل کا رجحان سوائے فرنٹیئر کے بڑھتا جا رہا ہے۔ فرنٹیئر میں نقل نہیں ہوتی۔

جناب چیئرمین۔ یہ بات آپ کو کس نے بتائی ہے؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! پرچے قیمتوں پر دئیے جا رہے ہیں، جناب! قیمت پر پرچے بکتے ہیں۔ ڈگریاں بک رہی ہیں۔ کیا وزیر صاحب اس پر بھی توجہ دیں گے یا صرف جرمانہ ہی کریں گے، جرمانہ کرنے سے تو طلباء کا یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ تعلیم کے اندر نقل کا رجحان ہے۔ اس پر کیا توجہ فرما رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر برائے ایجوکیشن۔

سید اصغر علی شاہ۔ جناب چیئرمین صاحب! معزز ممبر جو سوال کر رہے ہیں۔ ہم نے اس پر ایکشن لیا ہے۔ کافی افسران کو اور وہاں کے انچارج کو suspend کیا گیا ہے اور ان کی جگہ پر نئے افسران مقرر کئے گئے ہیں۔ سیکورٹی کا نظام سخت کر دیا گیا ہے تاکہ جو پرچے آؤٹ ہوتے ہیں، آئندہ ایسا کوئی واقعہ رونما نہ ہو۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب جو فرما رہے ہیں کہ فرنٹیئر میں نقل نہیں ہوتی۔ اس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے۔

سید اصغر علی شاہ۔ جناب والا! ہم نے بھی سنا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جناب! مسعود کوثر صاحب کیا یہ بات درست ہے کہ فرنٹیئر میں نقل نہیں ہوتی۔

سید مسعود کوثر۔ جناب والا! بہت کم ہوتی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی بہت کم ہے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا ! میں ان کی تعریف کرتا ہوں ۔ نچلے طبقے سے لے کر اوپر تک اور پھر اصول بھی میرٹ رکھا ہے ، کوئی سفارش نہیں چلتی ۔ جناب والا! میرا سوال ہے کہ جو بھی حکومت فرنٹیئر میں آتی ہے ، وہ اس کو نہیں چھیڑتی ۔ پالیسی بہت سخت ہے ۔ یہ بڑی بات ہے ۔

جناب چیئرمین۔بڑی خوشی ہوئی ہے ۔ اگلا سوال نمبر 157 سید قاسم شاہ صاحب۔

157 . * Syed Qasim Shah: Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to link directly the telephone exchange of Balakot with that of Mansehra, if so, when?

Mr . Muhammad Azam Khan Hoti: Balakot is already connected to Mansehra through Digital Transit Exchange, Abbottabd; Small Digital exchange working at Balakot, is an independent exchange and has been connected to Digital Transit Exchange, Abbottabad through at Digital radio System with a repeater at Thandiani.

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال ۔ کوئی نہیں ۔ اگلا سوال نمبر 158 سید قاسم شاہ صاحب۔

158 . * Syed Qasim Shah: Will the Minister for Communications be pleased to state the number of te mporary and permanent employees of PTC working in Hazara Division and the time by which the services of the these temporary employees will be regularised?

Mr . Muhammad Azam Khan Hoti: A number of 135 temporary and 596 permanent employees of PTC are working in Hazara

Administration Division. The case for regularization of these temporary employees is under process.

جناب چیئرمین۔ جی کوئی ضمنی سوال ۔جی عبدالحئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! جس طرح سے پی ٹی سی کے کچھ عارضی ملازمین کو ریگولر کیا گیا ہے ۔ کیا وزیر موصوف اس پر بھی توجہ دیں گے کہ سارے ملک میں پی ٹی سی میں عارضی طور پر کام کرنے والے ملازمین سندھ میں، پنجاب میں اور بلوچستان میں ہیں کہ ان کو بھی مستقل کیا جائے۔ وہ بھی کوئی پانچ سال سے، کوئی چھ سال سے، کوئی سات سال سے کام کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر مواصلات ۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب والا! میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں کہ پی ٹی سی کا سی بی اے سے ایک معاہدہ ہوا تھا کہ جو بھی چار سال سے زیادہ عرصے سے ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں یا تھے تو ان کی جب آسامیاں خالی ہوں گی تو ان کو ریگولر کر دیا جائے گا ۔ پچھلی دفعہ 1993 میں کوئی 8000, 9000 کے قریب آسامیاں پیدا ہوئیں لیکن بجائے اس کے کہ ڈیلی ویجز والوں کو ریگولر کیا جاتا ، اس پر نئی بھرتی کر لی گئی اور ڈیلی ویجز والے پھر وہیں کے وہیں رہ گئے اور اس وقت کوئی 11000 کے قریب ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں تو جب بھی آسامیاں پیدا ہوں گی تو پہلے جو چار سال یا اس سے زیادہ عرصہ کام کرنے والے ہیں ان کو ریگولر کیا جائے گا اس کے بعد نئی بھرتی کی جائے گی ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر۔ جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کوہاٹ ڈویژن میں پی ٹی سی کے درجنوں ملازمین جو پہلے سے وہاں پر آٹھ آٹھ یا دس دس سال سے کام کر رہے تھے۔ لوکل لوگوں کو چھوڑ کر دوسرے اضلاع کے لوگوں کو وہاں پر تعینات کیا گیا ہے۔ کیا موجودہ حکومت اس سلسلے میں انکوائری کرے گی کہ لوکل لوگوں کو ترجیح دی جائے، کہ باہر کہ لوگ جو غیر قانونی طور پر بھرتی کئے گئے ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی کی جائے ۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر مواصلات صاحب۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب والا! ڈیلی ویجز پرتو عموماً مقامی لوگ ہی کام کرتے ہیں اور یہ Telephone Division جو ہوتا ہے یہ انتظامی division سے مختلف ہوتا ہے ۔ ضروری نہیں کہ Telephone Division جو ہے وہ انتظامی division کے ساتھ مطابقت رکھتا ہو۔ اس میں کبھی کبھی دو تین ضلعے بھی آ جاتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے اگر Telephone Division کے مطابق اگر کہیں باہر کے ضلع والے آئے ہوں تو یہ وجہ ہوسکتی ہے لیکن عموماً ایسا ہوتا نہیں ہے، اگر کوئی ایسی بات ہو تو معزز رکن میرے نوٹس میں لائیں ، مجھے اطلاع دیں۔ میں اس پر مناسب کارروائی کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جی جناب قائم علی شاہ صاحب۔

جناب قائم علی شاہ۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ پیپلزپارٹی کی گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جو temporary employees ہیں ، جن کو کسی employment میں پانچ سال گزرے ہیں، ان کو permanent کیا جائے گا۔ کیا اس گورنمنٹ کی بھی ایسی ہی پالیسی ہے کہ جو employees ان کے ادارے میں پانچ سال کام کر چکے ہیں ان کو permanent کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر مواصلات صاحب۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی ۔ جناب والا! شاہ صاحب سے بصد احترام عرض ہے کہ وہی تو میں نے ابھی فریاد کی ہے کہ جو عارضی ملازمین مستقل کر دیئے جانے چاہیئے تھے اس کی بجائے fresh recruitment کی گئی اور ان کو رہنے دیا۔ میں پچھلے تین سالوں کی بات کر رہا ہوں۔یہ تو اس وقت سے fresh recruitment ہوئی اور عارضی ملازمین وہیں کے وہیں رہ گئے ۔ ہونا تو یہی چاہیئے تھا کہ پہلے ان کو regularize کیا جاتا ، پھر کمی ہوتی تو پھر fresh recruitment ہوتی ۔تو شاہ صاحب یہ تو اُسی دور سے چلا آ رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی اگلا سوال نمبر 159 ۔ قاسم شاہ صاحب۔

159. *Syed Qasim Shah: Will the Minister for Communications be pleased to state ;

(a) whether the V.H.F. and telephone connection quota forms already provided to the Senators are being honoured:and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to continue with this conncession to the parliamentarians in future, if so, when?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: (a) No.

(b) No.

جناب چیئرمین۔ سپلیمنٹری سوال ' جناب حاجی جاوید اقبال صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب میرا سپلیمنٹری سوال یہ ہے کہ جو V.H.F اور PCO وغیرہ کے بارے میں ابھی منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ نہیں ملیں گے۔ اس سے پہلے 90ء سے 93 ء تک ہمیں کچھ ملے تھے ' وہاں V.H.F. کے ٹاورز تو لگے ہوئے ہیں لیکن وہاں instruments نہیں لگائے گئے۔ ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ جو ان ٹاورز پر اخراجات کئے گئے ہیں، حکومت پاکستان کے لاکھوں روپے خرچ کئے گئے ' وہ وہاں پرمشینری وغیرہ دینے کو تیار ہیں یا نہیں ہیں۔ لوگ وہاں انتظار کر رہے ہیں اور اس کے بارے میں بار بار پوچھتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر مواصلات صاحب۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب والا! یہ صوابدیدی کوٹہ حکومت پاکستان ہی ایک پالیسی کے تحت دیتی ہے اور یہ جو ٹاورز ہیں یہ مقامی طور پر manufacture کئے جاتے ہیں اور ان کے ریڈیو سیٹس باہر سے منگوائے جاتے ہیں۔ اس وقت ہمارے ملک میں تقریباً کوئی 1800ٹاورز کھڑے ہیں لیکن اس کے against جو ریڈیو سیٹس منگوانے تھے 'اس کی رقم کی ادائیگی وزارت خزانہ کرتی ہے نہ کہ PTC ۔ لہذا وزارت خزانہ سے اس قسم کی کوئی رقم ادا نہیں کی گئی جس کے ذریعے ان ریڈیو سیٹس کو منگوایا جائے اور PTC کے پاس اپنے اتنے وسائل نہیں ہیں کہ وہ ان sets کو خریدے۔ اگر کبھی وزارت خزانہ نے یا حکومت نے یہ پالیسی دوبارہ revise کی' اور انہوں نے پیسے کی ادائیگی کی' تو یہ sets منگوا لئے جائیں گے۔ اس وقت اگر نہیں منگوائے جاتے یا یہ پالیسی roll back کی جاتی ہے تو پھر جو معزز اراکین ہیں وہ PTC کے ساتھ تعاون کریں

تاکہ وہ کھمبے دوبارہ اکھاڑ کر لے جائیں اور کسی اور کام آ جائیں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جب یہ پیغام ان تک پہنچے گا تو ہمارے لئے اور پریشانی بڑھے گی۔

جناب چیئرمین۔ سید عاقل شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ۔ میں وزیر موصوف صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جب ہم اپنے علاقوں میں واپس جاتے ہیں تو لوگ فارم لے کر ہمارے پیچھے پھر رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں ٹیلیفون کا کوٹہ دیں۔ شاید MPAs اور MNAs کے پاس ہیں ۔ یہ کیا وجہ ہے کہ Senators سے یہ کوٹہ لے لیا گیا ہے اور ہم یہ demand پوری نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر مواصلات صاحب۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب یہ V.H.F کوٹے کی بات کر رہے ہیں یا عام ٹیلیفون کے کوٹے کی بات کر رہے ہیں؟

سید عاقل شاہ۔ عام ٹیلی فون کے کوٹے کی بات کر رہا ہوں۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ عام ٹیلی فون، تو جناب جو کوٹے کا فارم ہے اس کو honour کیا جاتا ہے ماسوائے اس جگہ پر جہاں گنجائش نہ ہو اور جونہی گنجائش پیدا ہو جاتی ہے تو پہلے اس کوٹے کے فارم کو honour کیا جاتا ہے باقی بعد میں کیا جاتا ہے۔

سید عاقل شاہ۔ ہمارے پاس تو فارم ہی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں فارم نہیں ہیں۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ وہ تو میں نے جیسے گزارش کی کہ ہر ایک حکومت کی اپنی پالیسی ہوتی ہے ، اگر موجودہ حکومت کی یہ پالیسی ہوئی اور یہ discretionary quota دینے کا ارادہ ہوا تو معزز اراکین کو مل جائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں مگر فیصلہ تو آپ نے ہی کرنا ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی ۔ ویسے جناب والا اس کی ضرورت ہے بھی نہیں

کیونکہ میں سب کا تابعدار ہوں، حاضر ہوں۔ جتنے بھی ٹیلی فون کہیں میں ان کو لگوا دوں گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب انور کمال صاحب آپ نے سوال نہیں پوچھا۔ فرمائیے۔

جناب انور کمال خان مروت۔ جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ جو forms کی بات ہو رہی ہے۔ یہ out of turn forms ہوا کرتے تھے۔ عام ٹیلیفون جوکہ routine میں لگا کرتے ہیں ان پر کافی وقت لگ جاتا ہے۔یہ forms سینیٹر، MNAs اور MPAs کو دے دیتے ہیں۔ اس کو out of turn quota کہتے ہیں جوکہ expedite ہو جاتے ہیں۔ تو اس میں میرا خیال ہے یہ forms سینیٹرز کو دینے میں کوئی قباحت نہیں ہوگی اگر وزیر موصوف اس پر غور کریں۔

جناب چیئرمین ۔ جی وزیر برائے مواصلات۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب والا! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ابھی حکومت آئی ہے اور میرے خیال میں next financial year سے یقیناً وہ جب معزز اراکین کے لئے کوئی discretionary quota مقرر کرے گی تو یہ بھی زیر غور ہوگا۔ میری طرف سے کوئی مخالفت نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ جی مولانا فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد ۔ جناب چیئرمین! ہم صرف سوال نہیں بلکہ ان سے درخواست بھی کرتے ہیں۔ پھر زور بھی دیتے ہیں، مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ اس ملک کے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے ان ٹاوروں پر خرچ ہو چکے ہیں۔ اگر وہ یہ عذر پیش کرتے ہیں یا یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ چونکہ ٹاور مقامی حکومت والے لگا دیتے ہیں تو کیا وہ پاکستان کا حصہ نہیں ہے۔ وہ پاکستان کا بجٹ نہیں ہے۔ پاکستان کی رقم نہیں ہے۔ وہاں پر جتنے پیسے خرچ ہو چکے ہیں اور کچھ تکمیل تک پہنچ چکے ہیں، کچھ ابھی تک ہیں۔ تو ہم ان سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ درخواست کرتے ہیں کہ ابھی جو دیئے ہیں پہلے ان کے لئے تو کوئی بندوبست کرلیں تاکہ ان کو تکمیل تک پہنچا دیں۔ کسی ٹھکانے پر لگا دیں۔ ابھی ظلم اور ستم ظریفی تو یہ ہے کہ وہ کھمبے بھی ہمارے کندھوں پر لاد کر دوبارہ اپنے دفتر تک پہنچانے کے لئے وہ یہ فرما رہے ہیں کہ یہ صاحبان جائیں اور وہاں سے اپنے کھمبے نکال کر یہاں لائیں۔ تو میرے خیال میں بہت بڑی بے انصافی ہوگی۔ ہم ان سے یہ درخواست

کرتے ہیں کہ چونکہ وہ بھی حکومت کا حصہ ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ یہ حکومت کا کام ہے اور یہ خزانے کے کام ہیں۔ وہ تو بھی باقاعدہ حکومت کا حصہ ہے۔ وہاں وہ اس کے لئے لڑیں۔ اس ایوان کے چونکہ وہ بھی ایک لحاظ سے ممبر ہیں۔اس کا ایک حق بنتا ہے کہ وہ کابینہ کے اجلاس میں باقاعدہ اس کے لئے زور دے کر کہیں۔

جناب چیئرمین ۔ سوال یہ ہے کہ وہ اس کے لئے لڑیں گے کہ نہیں۔

حافظ فضل محمد۔ ان کی پالیسی یہ ہے کہ جو بھی کام پہلے سے ہو چکا ہے۔ ۴۰ فیصد' ۵۰ فیصد یا ۶۰ فیصد۔ کیا وہ اس کے لئے فنڈز فراہم نہیں کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ جی وزیر مواصلات ۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ میں کبھی گستاخی نہیں کر سکتا کہ ان کو تکلیف دوں یا کندھے پر اٹھائیں۔ میں حاضر ہوں۔ صرف یہ اعتراض نہ کریں ۔ اٹھانے کے لئے میں ہوں۔ جناب والا! گزارش یہ ہے' میں بار بار کہہ چکا ہوں۔ ایک تو میں نے جیسے کہا کہ اب شاید حکومت فیصلہ کرے گی۔ اس کے بعد cabinet یا جو حکمران ہے ' ہم سب مل بیٹھ کر فیصلہ کریں گے۔ معزز اراکین کو کس کس چیز کی discretion دینی ہے شاید اس میں VHF کی بات بھی آ جائے اور باقی ٹیلیفون کے کوٹے بھی آ جائیں۔اگر فیصلہ ہو جاتا ہے تو میں اس وقت بھی یہ استدعا کروں گا کہ اگر دینا بھی ہے discretionary quota ' تو پہلے جو pending demand پڑی ہیں۔ کھمبے لگے ہوئے ہیں اور جن میں ریڈیو سیٹ نہیں ہیں پہلے اس کے لئے وسائل دیئے جائیں تاکہ اس کو لگایا جائے اور پھر discretionary دیا جائے۔ یہ نہ ہو کہ وہ کھمبے کھڑے کے کھڑے رہ جائیں اور آپ fresh دے دیں لیکن ابھی ایسا کوئی فیصلہ ہوا نہیں ہے۔ دوسری بات جناب والا! یہ ہے کہ میری ذاتی کوشش یہ ہے کہ rural ٹیلی کمیونیکیشن پر ہم جا رہے ہیں۔ VHF کا سسٹم ابھی بہت پرانا ہو گیا ہے۔ اس میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ ریڈیو سیٹ خراب ہوجاتے ہیں۔ اس میں temperature سے variation آتا ہے۔ اس کا line of sight کا مسئلہ ہوتا ہے۔ اس کی frequency کا distance کم ہے۔ اس کی جگہ اور ٹیکنالوجیز آئی ہیں۔ DDA میں آیا ہے۔ اس کی جگہ wireless local loop آیاہے۔ کوشش یہ ہے کہ رورل کمیونیکیشن پر زیادہ زور دیا جائے۔ جو دور افتادہ علاقے ہیں ان کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے ٹیلی کمیونیکیشن نیٹ ورک میں لایا

جائے۔ اگر کبھی VHF پر بھی فیصلہ ہو جاتا ہے تو میں حاضر ہوں۔ مجھے کیا اعتراض ہے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین ۔ آپ کا سوال ختم ہے۔ اب آئندہ اور نہیں ہوگا۔ ہر ایک کو موقع مل جائے۔ یہ تو نہیں ہے کہ ایک ہی آدمی سوال کرتے جائیں۔ جی صفدر علی عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب چیئرمین! ابھی جو سوال و جواب ہوئے ہیں تھوڑی سی confusion ہوئی ہے۔ امید ہے کہ وہ دور کر دیں گے۔ ایک تو بات ہے کہ جیسے VHF کے حوالے سے انہوں نے فرمایا کہ وہ فی الحال کھمبے نہیں اکھاڑیں گے اور اس کی جو پالیسی ہوگی وہ بنائیں گے لیکن میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں criterion یہ کیا مقرر کرنا چاہ رہے ہیں۔ یہ جو کھمبے کھڑے ہیں، کتنا فیصد کام مکمل ہو تو وہ کھمبے نہیں اکھاڑیں گے۔ اسی پر وہ digital سیٹ لگائیں گے۔ دوسری confusion یہ ہے کہ یہ جو نارمل ٹیلی فون کنکشن کوٹہ فارمز ہیں ان کے بارے میں پوچھا گیا ہے کہ Telephone connection quota forms already provided to the Senators are being honoured. اس میں بھی انہوں نے 'No' کا جواب دیا ہے۔ تو کیا یہ نارمل کنکشن فارمز جو ہم نے اپنے کوٹہ سے issue کئے ہیں کیا ان کو بھی PTC honour نہیں کرے گی۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: نہیں جناب والا' normal telephone connection وہ honour ہونگے بلکہ میں یقین دلاتا ہوں کہ normal telephone کے discretionary کوٹے کے علاوہ بھی چاہے اس طرف سے معزز اراکین ہوں، چاہے اس طرف سے ہوں، جتنے بھی ٹیلیفون کنکشن چاہیں میں حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین: حاجی عبدالرحمٰن صاحب۔

حاجی عبدالرحمٰن: منسٹر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے VHF کا جو کوٹہ دیا تھا اس سے ہمارے علاقے میں فون لگ چکے ہیں۔ اس کا ڈیمانڈ نوٹس اور پیسے داخل ہو چکے ہیں۔ ابھی انہوں نے ایک دوسرا ڈیمانڈ نوٹس بھیجا ہے 'ان کے لئے کہ پندرہ ہزار روپے آپ اور داخل کروائیں۔ فون پہلے ہی چل رہے ہیں۔ نمبر لگے ہوئے ہیں۔ لوگ اس پر کام کر رہے ہیں اور دوسرا یہ ہے کہ ان سے کہا گیا ہے کہ سو روپیہ کا یا پانچ سو روپے کا بل ہو تب بھی آپ کو پانچ ہزار روپیہ

جمع کرانا ہوگا۔ یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے اور یہ ڈیمانڈ نوٹس بھی میرے پاس موجود ہے۔ یہ کیوں ہمارے ساتھ ہو رہا ہے۔ اگر پورا ملک ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ قبائیلوں کے ساتھ یہ کیوں ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین : جی وزیر برائے مواصلات۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب والا یہ Care Taker's policy تھی۔ پانچ تاریخ کی پی ٹی سی کمیٹی کے minutes ہیں، سات تاریخ کو میں نے approve کیا ہے اور وہ جو Care Taker کا فیصلہ تھا، اضافی پیسے جمع کرانے کا، وہ واپس لے لیا گیا ہے۔ VHF کھول دیئے گئے ہیں اور اس کے علاوہ صرف ایک شرط رکھی ہے کہ کوئی بھی VHF ٹیلی فون، پبلک کال آفس، جس کا بل دو ہزار روپے سے کم نہ آئے۔ اگر دو ہزار یا اس سے زیادہ ہے تو نہیں کٹے گا اگر اس سے کم ہو گا تو کٹ جائے گا۔ یہ میرے پاس منظوری موجود ہے۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال 160 اقبال حیدر صاحب۔

160 . *Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the names and designation of the Officers/officials, repatriated to the Pakistan Telecommunications Company Limited, Frequency Board and Pakistan Telecommunications Authority, during 1996:and

(b) whether it is a fact that some of the said officers/officials have not been relieved, so far, by the said department, if so its reasons and the time by which they will be relieved?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: (a) A list names and designations of the officer/officials annexed A

(b) Yes. Some of the officers/officials have not so far been relived by the PTA, FAB. This has been done in order to avoid the dislocation of work.

As and when the substitutes of the repatriated officers/officials become available, they will be relieved immediately.

Annexure "A"

LIST OF OFFICERS/OFFICIALS OF FAB AND PTA
WHO HAVE BEEN REPATRIATED TO PTCL

Staff of FAB

S. No.	Name	Designation
1.	Mr. Khurshmir Khan.	Director.
2.	Mr. Muhammad Wali.	Director.
3.	Mr. Muhammad Ayub Khan.	D.E.
4.	Mr. Banaras Khan.	D.E.
5.	Syed Muhammad Jamshed Rizvi.	D.E.
6.	Mr. M. Mukarram Malik	ADDG
7.	Syed Amirzada	ADE
8.	Mr. Azmat Hussain Rana.	Supdt.
9.	Mr. M. Akhtar.	Supdt.
10.	Mr. Abdul Rashid	A.E.
11.	Mr. Ain ul Haq.	A.E.
12.	Mr. Khalid Naeem.	D.P.A.
13.	Mr. M. Ayub Akhtar.	Stenographer.

S. No.	Name	Designation
14.	Mr. Zahoor Elahi	Stenotypist.
15.	Mr. Mumtaz Khan.	Stenographer.
16.	Mr. Muhammad Asif.	Asstt.
17.	Mr. Mansoor Ahmed.	Asstt.
18.	Mr. Ejhaz Ahmed.	Asstt.
19.	Mr. Shahid Gauhar.	Asstt.
20.	Syed Athar Hussain.	Asstt.
21.	Mr. Haroon-ur-Rashid.	K.P.O.
22.	Mr. Mushtaq Masih Bhatti.	UDC
23.	Mr. M. Jamshed Khan.	LDC
24.	Mr. Basharat Ali.	LDC
25.	Mr. Shabbir Ahmed.	LDC
26.	Mr. Abdul Razzaq.	N/Q.
27.	Mr. Kachkol Khan.	N/Q.
Staff of PTA		
1.	Ch. Muhammad Din.	Dir. RC Lahore.
2.	Ch. Shafqat Mahmood	Contr. Telegraph
3.	Mr. Ijaz Ahmed Amjid.	D.E.
4.	Mr. Muhammad Yasin Gadit.	D.E.
5.	Mr. Muhammad Ishaq Awan.	G.M.
6.	Mr. M. Arshad Badar.	Director.

Mr. Chairman: No, supplementary question? No Supplementary question. Then next question No. 161, Dr. Safdar Ali Abbasi Sahib.

161. *Dr. Safdar Ali Abbasi: Will the Minister for Law, Justice, Human Rights and Parliamentary Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a delegation from Election Commission of Pakistan went to witness the recent British Parliametary Elections on May 1.1997 if so, the names of the members of the delegation;and

(b) the details of the expenditudre incurred on this visit?

Mr. Khalid Anwar: (a) Yes The delegation consisted of the following members:-

1. Mr. Khan Ahmad Goraya, Secretary, National Assembly and Election Commission of Pakistan.

2. Mr. Rahmat Ali Mujahid, Joint Secretary (Budget) Election Commission, Secretariat Islamabad.

3. Mr. Rahim Nawaz Khan Durani, Provincial Election Commissioner, Sindh, Karachi.

4. Mr. Iftikhar Qureshi, Deputy Secretary Election Commission Secretariat, Islamabad.

5. Mr. Abdullah Khan, Deputy Secretary Election Commission Secretariat, Islamabad.

6. Mr. Ahmad Ali Halipota, Deputy Election Commissioner (H. Qrs.) Karachi.

7. Mr. Muhammad Altaf Khan, Deputy Election Commissioner (H. Qrs.) Peshawar.

8. Sh Ghulam Fariduddin Deputy Election Commissioner, Sargodha.

9. Mr. Mohib-e-Ahmad, Deputy Election Commissioner, Zhob (Balochistan).

10. Miss Farhat Razzaq Khan Deputy Election Commissioner (Estt), Lahore.

(b) The entire expenditure of travel boarding and lodging, etc on the said visit was borne by the UNDP and British Government.

Mr. Chairman: Supplementary question?

Dr. Safdar Ali Abbasis: No supplementary.

Mr. Chairman: No supplementary.

دیکھیں بات وہی ہے کہ جب خالد انور صاحب موجود ہوتے ہیں تو آپ سوال نہیں پوچھتے جب وہ نہیں ہوتے تو آپ کہتے ہیں کہ کوئی نہیں ہے۔

Dr. Safdar Ali Abbasi: Purely to the deference for his consistent patterns for the past three days, no supplementary.

جناب چیئرمین :جی فرمائیے مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر : جناب جواب دیا گیا ہے کہ جو انہوں نے delegation بھیجا ہے یہ تقریباً دس افراد پر مشتمل ہے ۔ کیا ان اصحاب نے اتنی تکلیف کی ہے کہ یہ وہاں تشریف لے گئے ہیں' انہوں نے کوئی ایسی سفارشات یا اپنی observations حکومت کو یا الیکشن کمیشن کو دی ہیں جس سے ہمارے آئندہ انتخابات میں مثبت اثرات پیش آئیں۔

جناب چیئرمین : جی Law Adviser۔

Mr. Khalid Anwar: Sir, as far as the object of this trip, it was essentially to understand the electrol process in the United Kingdom. I think it is essentially an educative mission. It was not really intended to be that on the

basis of an observation of how elections were conducted in the United Kingdom. They should come out with some specific suggestions but if the honourable Senator has any suggestions in this behalf, we will consider them very happily and willingly.

جناب چیئرمین : جی مسعود کوثر صاحب۔

Syed Masud Kausar: When general elections in Bangladesh were being held, a delegation from Pakistan was sent to monitor the elections in Bangladesh.

جناب چیئرمین : Monitor تو اور بات ہو گئی - Monitor is different, just observing is different.

Syed Masud Kausar: Sir, just I was trying to say that whenever you send a delegation of course, it was educative and there is no element of entertainment in that but my submission......

جناب چیئرمین : یہ پاکستان کے الیکشن کمیشن والے ولایت میں جا کر کیا monitor کریں گے۔ آپ اندازہ لگائیں۔

سیدمسعود کوثر : جناب میں یہی کہتا ہوں کہ اگر وہ وہاں گئے ہیں اور اتنا خرچہ کیا تو کوئی تو رپورٹ آنی چاہیئے تاکہ پتہ چلے کہ انہوں نے وہاں پر کیا observe کیا ہے تاکہ ان کے تجربے سے پاکستان کے لوگ مستفید ہو سکیں۔

جناب چیئرمین : جی لاء ایڈوائیزر صاحب۔

جناب خالد انور : خرچہ تو بالکل نہیں ہوا جو کچھ بھی خرچہ تھا انگلستان کی حکومت نے کیا تھا۔

Mr. Chairman: But in any case I think, a report based on their observations would be helpful to the Election Commission

کہ بھئی وہاں delimitation کا انہوں نے کیا دیکھا، ووٹ رجسٹریشن کا کیا دیکھا ، پولنگ procedure کیا دیکھا how was it orderly and we have some problems.

سیدمسعود کوثر ۔ جناب اس میں ایک بات میں کرنا چاہتا ہوں کہ یہ relevant نہیں ہے کہ خرچہ کس کا ہوا ہے اور پاکستان کی گورنمنٹ کو اگر کسی گورنمنٹ نے پیسے دیئے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان پیسوں کو ضائع کیا جائے۔ اس ملک میں جناب والا کتنے قرضے آئے اور ہم سمجھتے تھے کہ یہ aid ہے لیکن اب جب قرضوں کا بوجھ پاکستان کے لوگوں کو ادا کرنا پڑ رہا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اتنی اچھی approach نہیں ہے چونکہ دوسری گورنمنٹ نے خرچ کیا ہے اور پاکستان گورنمنٹ کا خرچہ نہیں ہوا اس لئے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے۔

جناب چیئرمین ۔ جی شیخ رفیق احمد صاحب ۔

Shaikh Rafiq Ahmed: Sir, most of the officers are at the fag-end of their service and whatever the experience of the knowledge that they have gained in due course of time, not going to get any further benefit from it. Will it not be proper that they are either, atleast if not, commanded, requested to give their experience and quarto, the knowledge of the country and to the organization.

Mr. Khalid Anwar: I will be happy to make it.

جناب چیئرمین۔ ذکی صاحب آپ کچھ پوچھناچاہ رہے ہیں۔ ذکی صاحب نے ابھی تک نہیں پوچھا۔

جناب محمد اکرم ذکی ۔ جناب میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ یہ خرچہ UNDP اور برٹش گورنمنٹ کا ہے لیکن کیا یہ پریکٹس نہیں ہے کہ ایسے cases میں جب دوسری حکومتیں خرچہ کرتیں ہیں تو وہ اس خرچے کو grant aid to Pakistan دکھاتی ہیں۔

Mr. Khalid Anwar: Sir, frankly speaking I don't know about it that this is a practice or not.

Mr. Chairman: Yes, this will require a fresh notice, I think. Next

question is No.163, Hafiz Fazal Muhammad sahib.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ الیکشن کمیشن کا اہم مسئلہ ہے اگر آپ اجازت دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ مہربانی ، جناب یہ الیکشن کمیشن بہت اہم ہے اور سارے ملک کے لئے اور اس کے بارے میں اکثر لوگ باتیں کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں الیکشن free and fair نہیں ہو رہے ہیں۔ اس میں بڑے reforms کی ضرورت ہے۔ یہ جو delegations باہر بھیجتے ہیں یہ بیرونی ممالک کے جو تجربات ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ جو ہمارا شناختی کارڈ کا سسٹم ہے جب تک یہ کمپوٹرائیزڈ نہیں ہوتا ' گاڑیوں کے نمبر computerised ہو رہے ہیں تو ابھی چوری کی گاڑیاں پکڑی جاتی ہیں' شناختی کارڈ بوگس بہت استعمال ہو رہا ہے۔ میں آپ کو دیانت داری سے کہتا ہوں کہ شناختی کارڈ جس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے' الیکشن کے لیے خاص طور پر' کہ یہ دھاندلی کو روکے۔ یہ دھاندلی کا سب سے بڑا سبب بن گیا ہے۔ ہمارے بلوچستان میں لوگوں نے بوریاں بھر رکھی ہیں duplicate cards لوگوں نے بنائے ہوئے ہیں' آپ حیران ہوں گے' میں ووٹر ہوں اور ووٹ جا کر کوئی اور ڈال دیتا ہے۔ لوگوں کے پاس تین تین' سات سات' آٹھ زوجہ فلاں فلاں' اول ' دوم سوئم ہفتم ہشتم آدمی حیران ہے کہ یہ کوئی الیکشن ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کم از کم اس الیکشن کا جو سسٹم ہے اس کو ٹھیک کریں اور الیکشن کمیشن کو بااختیار بنائیں تاکہ تمام ملک کے تیرہ کروڑ عوام اس پر اعتماد کریں۔ یہ تو اہم ادارہ ہے سب کے لئے ہے' تاکہ یہ شکایات ختم ہوں۔ جیسا کہ دنیا میں اور ممالک میں کوئی شکایت نہیں ہے ہم بھی بسروچشم نتائج کو قبول کریں۔ ہر ایک جب شکست کھا جاتا ہے تو کہتا ہے کہ دھاندلی ہوئی اس کا بھی سدباب کریں یہ میری تجویز ہے اس پر غور فرمائیں۔

جناب چیئرمین۔ تجویز ہے اس پر غور فرما لیں۔ جی next question 163 Hafiz Fazal Muhammad sahib.

163. *Hafiz Fazal Muhammad: Will the Minister for Law, Justice, Human Rights and Parliamentary Affairs be pleased to state;

(a) the total number of complaints received in human rights cell since

January 1990 indicating also the names and addresses of the complaints with district-wise details:

(b) the names and addresses of the persons and the nature of the help extrended to them by the Ministry; and

(c) the details of the said complaints on which no action has been taken so far with reasons?

Reply not received.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Buledi sahib.

ڈاکٹر محمد اسمعیل بلیدی ۔ ضمنی سوال ۔

جناب چیئرمین ۔ جی فرمائیے۔

ڈاکٹر محمد اسمعیل بلیدی ۔ جناب ہم نے سوال کیا تھا کہ 90 سے انسانی حقوق کے Cell میں موصول شدہ شکایات کیا ہیں، موصول شدہ شکایات کنندہ کے نام اور پتہ بتایا جائے۔ لیکن انہوں نے آخر میں جواب دیا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔ 90 سے لے کر اب تک، میں سمجھتا ہوں کہ محکمے کی نااہلی ہے کہ انہوں نے یہ جواب دیا کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ میں معزز وزیر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی وجہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ کیا وجہ ہے۔

جناب خالد انور ۔ یہ صحیح فرما رہے ہیں، ہمیں جواب دینا چاہیئے تھا۔ اطلاعات کچھ آ گئی ہیں، مکمل نہیں ہیں مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ بارہ ہزار فائلیں ہیں۔ جہاں تک آپ 90 کی بات کر رہے ہیں یہ جو Cell ہے ہماری منسٹری میں 93 کے آخیر میں بنا تھا 1990-93 تو ظاہر ہے کہ کچھ نہیں مل سکتا ۔ 93 کے بعد جس طرح میں نے عرض کیا ہزاروں فائلیں ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں، آپ شوق سے تشریف لے آئیں جو بھی آپ اطلاعات چاہتے ہیں ہم دے سکتے ہیں۔ لیکن سب کو collect کرنے، classify کرنے، اور پیش کرنے میں ٹائم لگے گا۔

ڈاکٹر محمد اسمعیل بلیدی ۔ یہ وزیر صاحب کب تک مہیا کریں گے۔

جناب چیئرمین ۔ یہ آپ مجھے بتائیں کہ اگر واقعی بارہ ہزار آئے ہیں تو بارہ ہزار کی تفصیل کہاں سے دیں گے۔

ڈاکٹر محمد اسمعیل بلیدی ۔ کب تک دیں گے' بتا دیں۔

جناب چیئرمین ۔ کب تک نہیں چھ مہینے لگ جائیں گے۔ بارہ ہزار وہ کہہ رہے ہیں' بارہ ہزار آدمیوں کے نام وہ مانگ رہے ہیں۔ تو کیا فائدہ ہو گا۔ یہ سوال تو entertain ہی بڑی مشکل سے کریں گے۔ یعنی بارہ ہزار کی تفصیل تو کتاب بن جائے گی۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بولیدی ۔ کتاب تو بنانا چاہیئے۔

جناب چیئرمین ۔ مسعود کوثر صاحب آپ کچھ پوچھنا چاہ رہے تھے۔

سیدمسعود کوثر ۔ جناب آج Minister for Law and Parliamentary Affairs انتہائی courteous بڑے polite نظر آتے ہیں۔ آج یہ بتائیں گے کہ اس change کا secret کیا ہے۔

جناب چیئرمین ۔ Because آپ لوگ بھی polite ہیں' ادھر سے بھی politeness ہو رہی ہے so, that is good lesson for all of us کہ دونوں جانب سے اگر معاملہ ٹھیک رہے تو ٹھیک ہی چلتا ہے ۔ Next question 164 گل آفریدی صاحب ۔ Please بیٹھ جائیں جی' 164 گل آفریدی صاحب۔

164 * Haji Gul Afridi: Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to link the telephone exchange of Dara Adam Khel with that of Peshawar?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: Dara Adam Khel telephone exchange is already connected to Peshawar through Digital Radio System.

Mr. Chairman: Answer taken is read. Supplementary question.

حاجی گل آفریدی ۔ جناب چیئرمین صاحب! وزیر صاحب سے یہ پوچھا ہے کہ پشاور اور درہ آدم خیل exchange آپس میں تقریباً چالیس کلومیٹر کے فاصلے پہ ہیں جبکہ آخری ٹیلیفون

جو ہے دس کلو میٹر exchange کے ساتھ ہمارے درہ دم خیل کے ساتھ ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ یہ آپس میں local کیوں نہیں کرتے ہیں' یہ local ہو سکتا ہے۔ اس کا local ہونے کا کیا---

جناب چیئرمین۔ پشاور سے کہاں۔

حاجی گل آفریدی۔ پشاور اور درہ آدم خیل کے درمیان چالیس کلو میٹر کا فاصلہ ہے لیکن پشاور سے جو آخری ٹیلیفون ہمارے درہ آدم خیل کی طرف حدود میں ہے--- وزیر صاحب خود جانتے ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ اچھا۔

حاجی گل آفریدی۔ وہ exchange اور متنی کے درمیان دس کلو میٹر کا فاصلہ ہے۔ درہ آدم خیل اور پشاور local کیوں نہیں کرتے ہیں کیونکہ وہ کال کے حساب سے چالیس پچاس روپے آتا ہے۔ اس کی کال دو روپے کے حساب سے ہونی چاہئیے۔

جناب چیئرمین۔ جی Minister for Communication۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب والا! درہ آدم خیل کا جو 1900 line کا exchange' وہاں دو ہیں 1300 line کا پرانا AMD اور نیا digital 600 کا ہے۔ یہ اب بھی DRS یعنیDigital Radio Systems کے ذریعے پشاور کے ساتھ منسلک ہے لیکن ان کا مقصد یہ ہے کہ call rate جو ہے وہ local کیوں نہیں آتا تو وہ ہو نہیں سکتا کیونکہ وہ computer programmed ہوتا ہے اور telephone کا جو tariff ہوتا ہے وہ distance کے حساب سے ہوتا ہے۔ لہذا' چالیس میل کے جو distances ہیں' operate وہیں سے ہو رہا DRS کے ذریعے لیکن اس کی جو tariffing ہو گی یا tariff کروائے گا' میٹرنگ ہو گی وہ فاصلے کے حساب سے ہو گی' وہ local call نہیں ہو سکتی۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جی جناب حاجی گل آفریدی صاحب۔

حاجی گل آفریدی۔ میں ثبوت پیش کرتا ہوں استرزئی اور کوہاٹ آپس میں local ہو گیا ہے جوکہ محکمہ خود یعنی اس meeting میں موجود تھا۔ استرزئی اور کوہاٹ کا فاصلہ چالیس پچاس کلو میٹر ہے۔

جناب چیئرمین۔ کہاں کا؟

حاجی گل آفریدی۔ کوہاٹ، استرزئی۔

جناب چیئرمین۔ استرزئی۔

حاجی گل آفریدی۔ استرزئی دو سال پہلے۔

جناب چیئرمین۔ جی، جی۔

حاجی گل آفریدی۔ ہمارے پشاور کا GM تھا شکیب تو اس نے اس وقت یہ اعلان کر دیا تھا کہ دو چیزیں ہیں جو ہم exchange میں لگائیں۔۔۔ تو آپس میں local کر دیا تو اب یہ درہ آدم خیل اور پشاور بھی ہو سکتا ہے۔ وہ دو چیزیں لگانا ہے۔ اگر وزیر صاحب اس کو order دے دیں تو پشاور اور درہ آدم خیل، کوئی بڑی بات نہیں ہے وہ local ہو سکتا ہے۔ دو چیزیں لگانے کا order کر دو۔

جناب چیئرمین۔ جی Minister for Communication۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب والا! میں دس چیزیں لگانے کو تیار ہوں لیکن وہ local نہیں وہ گا نہ وہ local ہے، اس کی بھی remetering ہوتی ہے، اس کی بھی remetering ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ Next question۔ جی فرمائیے۔

سیدمسعود کوثر۔ کوہاٹ جو ہے وہ چالیس میل نہیں ہے بلکہ وہ hardly میرے خیال میں 6,7 کلو میٹرز ہے۔ یہ نہ ہو کہ ان کو درہ کے exchange کے rates تو شاید بہتر ہوں کہ نہ ہوں۔ استرزئی والے بیچارے ۔۔۔ ان پر local کی بجائے وہ نہ ہو۔

جناب چیئرمین۔ جی next question 165 حاجی گل آفریدی صاحب۔

165. * Haji Gul Afridi: Will the Minister for Labour, Manpower and overseas Pakistanis be pleased to state whether there is any proposal under consideration to send workers abroad from FATA during the year 1997-98?

Ch. Shujat Hussain: No, workers are not sent abroad on area basis.

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے supplementary۔

حاجی گل آفریدی۔ جناب چیئرمین صاحب! وزیر داخلہ صاحب جو ہیں ہمارے قبائل کے ساتھ بہت پیار کرتے ہیں لیکن ہمارے قبائلیوں کے لئے، روز گار کے لئے میں نے کہا ہے کہ قبائلیوں کو باہر بھیجنے کے لئے حکومت کا کوئی اقدام ہے لیکن وزیر صاحب نے کہا کہ نہیں وہ علاقے کے حساب سے ہے۔ ہمارا قبائلی علاقہ بھی پاکستان کا حصہ ہے تو اگر بیرون ممالک میں ہمارے قبائلیوں کو مزدوری کے لئے بھیجنے کا کوئی بندوبست نہیں ہے تو پھر اس کا اور کیا طریقہ ہے کہ ہمارے بے روز گار قبائلیوں کو پاکستان میں روز گار دیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی Minister for Interior۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ--- open merit کے اوپر تمام قبائل باہر کے ممالک میں جا سکتے ہیں، کسی کے لئے کوئی ایسی رکاوٹ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جاوید اقبال صاحب۔

حاجی گل آفریدی۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں مزدوری کے لئے باہر ممالک میں بھیج دیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ ایسے تو پاکستانی لوگ سب جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی۔ جی جاوید اقبال صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین صاحب! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ FATA سے تعلق رکھنے والے ان دس بارہ سالوں میں کتنے لوگوں کو بیرون ملک بھیجا گیا ہے۔ اس کا جواب دیں۔ یہ کہتے ہیں کہ کوئی بھیجا ہی نہیں ہے، اس کا جواب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جی، آپ کے پاس یہ تفصیل ہے جی۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جی جناب والا! اس میں جناب آفریدی صاحب کا بھی جواب آ جائے گا۔ 1981 سے لے کر 1996 تک ایک لاکھ اڑتالیس ہزار چھتیس لوگوں کو باہر کے ممالک میں بھیجا گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس میں یعنی FATA اور تمام شامل ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ نہیں صرف FATA کے جی۔

جناب چیئرمین۔ صرف FATA کے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ صرف FATA کے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب بلیدی صاحب' ڈاکٹر بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ۔ وزیر موصوف سے یہ سوال کرتا ہوں کہ بیرون ملک 1990-97 تک بلوچستان کو انتہائی نظر انداز کیا گیا ہے ۔ چونکہ وہ پسماندہ صوبہ ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ کہتا ہوں کہ وہ مجھے جواب دے سکتے ہیں کہ بلوچستان سے انہوں نے کتنے آدمی 1990 سے 1997 تک بیرون ملک بھیجے ہیں؟

جناب چیئرمین ۔ جی جناب آپ کے پاس تفصیل ہو گی ۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ بلوچستان کا fresh question بنتا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی ہاں یہ اس سے تعلق نہیں رکھتا ہے۔

Next question 166, Anwar Kamal Marwat Sahib.

166. * Mr. Anwar Kamal Khan Marwat: Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the building for the telephone exchange at village Titar Khel, District Lakki Marwat has been constructed; if so, the time by which the exchange will be commissioned?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: No Exchange building is under consideration. A platform for containerized exchange has been constructed. The commissioning of exchage is expected by end December 1997 after availability of commercial power supply from WAPDA.

Mr. Chairman: supplementary question.

جناب انور کمال خان مروت ۔ میرا سوال لکی مروت میں چتر خیل کے مقام پہ exchange commission کرنے کے بارے میں تھا ۔ سپلیمنٹری یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ پاور سپلائیغالباً دسمبر تک ہو جائے گی ۔اب یہ ایک کنکشن کا معاملہ ہے کیا اسے یہ expedite نہیں کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین ۔ جی وزیر مواصلات ۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی ۔ جناب والا ! تین سو لائن کی ڈیجیٹل exchange ہے container plateform وہاں بنا ہوا ہے اور in-process ہے ۔ پاور سپلائی کے بغیرنہیں چل سکتا ۔ جب تک digital container Exchange available ہو گی اس وقت تک پاور بھی available ہو جائے گی اور انشا اللہ دسمبر 1997 تک operative ہو جائے گا ۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی ۔ Next Question No. 167 جی شاہ نواز جونیجو صاحب ۔

167. *Mr. Shah Nawaz, Junejo: Will the Minister for Education be pleased to state whether there is ay proposal under consideration of the Government to regularise the services of the teachers serving in the Federal Directorate of Education, on short term basis if so, when?

Syed Asghar Ali Shah: No. There is no such proposal.

Mr. Chairman: Supplementary question?

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ On short term basis کتنے ٹیچر ہیں جو ریگولرائز نہیں ہوں گے ۔تعداد کتنی ہے ان کی ؟

جناب چیئرمین ۔ جی جناب وزیرتعلیم ۔

سید اصغر علی شاہ ۔ جناب یہ 1122 ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ ڈاکٹر بلیدی صاحب ۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ۔میں وزیر موصوف صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان

کے لیے بڑا مسئلہ ہے اور سب وزیروں ، سینیٹروں اور ایم این ایز سے بھی انہوں نے رابطہ کیا ہے کہ جو چار سال سے، پانچ سال سے اسی ڈیپارٹمنٹ میں کام کر رہے ہیں اور اب جب کہ کچھ سیٹیں خالی ہو چکی ہیں اور ان پر fresh recruitment کر رہے ہیں حالانکہ حق ان کا بنتا ہے۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی دلیل یہ ہے کہ یہ over age ہو چکے ہیں ۔ اگر over age ہو چکے ہیں تو اسی محکمے میں over age ہوئے ہیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ پہلے ان کا حق بنتا ہے کہ ان کی زندگیاں تباہ ہو چکی ہیں ۔ دوسرے محکمے بھی ان کو لینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ یہ اہم مسئلہ ہے اور وزیر موصوف سے میں یہ کہتا ہوں کہ اس مسئلے کا نوٹس لیں اور جو recruitment نئی ہو رہی ہے اس کو روکیں اور پہلے ان کو کھپائیں ۔ پہلے ان کا حق بنتا ہے لہذا مجھے وہ یقین دہانی کرائیں۔

جناب چیئرمین ۔جی جناب وزیر تعلیم ۔

سید اصغر علی شاہ ۔ جناب عرض یہ ہے کہ یہ recruitment rules جو ہوتے ہیں ، جو عارضی بھرتی کی جاتی ہے ، وہ leave vacancy ہوتی ہے اور short term basis پہ کی جاتی ہے۔ ابھی فروری میں ہم نے ٹیچرز کی آسامیوں کو ایڈورٹائز کیا تو ان میں یہ جو ٹیچرز ہیں ان کو بھی حق تھا کہ اس میں اپلائی کریں اور میرٹ کے مطابق ان کو بھی اس میں consider کیا جائے گا ۔ لیکن ایسا کوئی rule نہیں ہے کہ ان کو ایسے ہی ریگولرائز کر دیا جائے without any test ۔

جناب چیئرمین ۔ End of question hour جی ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

UNSTARRED QUESTION AND THEIR REPLIES

@10 . **Mr . Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to establish a National Park at Kallar Kahar in Punjab Province, if so its details?

Mr . Muhammad Azam Khan Hoti: Proposal for the Establishment of Kallar Kahar National Park.-1. Yes.

2. The salient features of the proposed Park are:-

@Transferred from Cabinet Division

(a) It will unify and bring under the legal frame work of the National Park, the existing Reserve and Unclassified forest Lands of Chakwal, Choa Saidan Shah and Talagang Sub-Divisions and the forests of Nurpur Range. These forests presently cover 141,377 acres of state land. Furthermore, an additional area of approximately 600,000/= acres comprising Agricultural waste Lands and arid/mountainous /sub-mountainous ranges which are privately owned, can also be included in the National Park, subject to rules.

(b) The notification of areas for the Establishment of the Kallar Kahar National Park covering approximately 700 kilometer square area, and the extension/enforcement of the relevant statutes will put an end to deforestation/felling of trees and decimation of wildlife, thus marking the frist significant step on the road to preservation of forests and the wildlife habitates.

(c) An authority to be called the" Kallar Kahar National Park Authority" may be created for the preservation, management, development and promotion of forests and wildlife within the notified territories and further to provide for matters connected therewith or incident al thereto.

23. **Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Environment, Local Government and Development be pleased to state names, designation and province domicile of the employees of the Ministry, its attached departments and corporation whose services have been terminatged/suspended by the present Government indicating also the reasons for such termination/suspension?

Syeda Abida Hussain: Mr. Muhammad Rauf Khan, Adccounts Assistant, NWFP domicile, in Federal Rural Development Engineering Cell (FRDEC) of this Ministry was dismissed from services w.e.f 20-3-1997 under

Government Servant Efficiency and Discipline Rules, 1973 due to his un-authorised leave and continuous absence from duty since 2nd June, 1996.

Besides, the Cabinet decision No. 1801/16/1997, 16-4-1997 to wind-up thePeople's Programme, 955 employees working on contract basis have been issued 30 days termination notices by this Ministry.

24. Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Education be pleased to state the names, designation and province of domicile of the employees of the Ministry, its attached departments and corporation whose services have been terminated/suspended by the present Government indicating also the reasons for such termination/suspension?

Syed Asghar Ali Shah: No employee of the main Ministry of Education/its Attached Departments, has been suspended/services terminated on the direction of the present Government. However, detail of employees of autonomous bodies of the Ministry of Education whose services were suspended/terminated during the present Government on account of various charges, are as under:-

(i) Eight employees of the Federal Board of Intermediate and Secondary Education (FBISE) Islamabad have been suspended recently on 9.4.1997 on the recommendations of the inquiry report on the leakage of question papers during Secondary Schools Certificate Annual Examination, 1997. Their requisite details are Annex A.

(ii) The services of Dr. Mohammad Arslan Vice-Chancellor, Quaid-i-Azam University have been terminated very recently by the President of Pakistan being Chancellor of the University.

(iii) S. Zaheer Ahmad Gilani, Director(BPS-19) National Technical Teachers Training College(NTTTC) Islamabad is suspended w.e.f. 27th March, 1997 on corruption charges. Inquiry is under process.

(iv) Mr. Fakhar Zaman, Chairman Pakistan Academy of Letters (NPS-22). His services has been terminated by the present Government

Annexed

NAME OF EMPLOYEES OF FEDERAL BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION, ISLAMABAD WHOSE SERVICES HAVE BEEN TERMINATED/SUSPENDED ON AN INQUIRY REPORT

	Names	Designation	Province/ Domicile
1.	Mr. Muhammad Ashraf Bhatti.	Deputy Controller of Examination.	Punjab.
2.	Mr. Muhammad Ikhlaq Zafar.	Asstt. Controller of Examination.	Punjab.
3.	Mr. Zulfiquar Ali Shah.	Asstt. Controller of Examination/SWO.	Sindh.
4.	Mr. Sabir Hussain.	Assistant.	NWFP.
5.	Mr. Allah Bux.	Stenotypist.	Punjab.
6.	Mr. Muhammad Safeer.	UDC.	Punjab.
7.	Mr. Allah Bux	Naib Quasid.	Punjab.
8.	Mr. Muhammad Mukarram.	Naib Quasid.	Punjab.

25 . **Syed Iqbal Haider**: Will the Minister for Communications be pleased to state the names , designation and province of domicile of the employees of the Ministry , its attached departments and corporation whose services have been terminated/suspended by the present Government indicating also the reasons for such terminated/suspension?

Mr . Muahmmad Azam Khan Hoti: Information is being collected and will placed onthe table of the House as soon as possible.

26 . **Syed Iqbal Haider**: Will tlhe Minister for Law, Justice, Human Rights and Parliamentary Affairs be pleased to state the names, designation and province of domicile of the employees of the Ministry, its attached departments and corporation whose services have been terminated/suspended by the present Government indicating also the reasons for such termination/suspension?

Mr . Khalid Anwar: The services of following employees were terminated/suspended owing to the reasons mentioned against each:-

27. **Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the names, designation and province of domicile of the employees of the Ministry, its attached departments and corporation whose services have been terminated/suspended by the present Government indicating also the reasons for such termination/suspention?

Ch. Shujat Hussain: The requisite information is given in the enclosed statement.

STATEMENT SHOWING NAMES, DESIGNATION AND PROVINCE OF DOMICILE OF THE EMPLOYEES WHOSE SERVICES HAVE BEEN TERMINATED WITH REASONS

Sr. No.	Name	Designation	Province of Domicile	Reasons	Remarks
A.	NATIONAL TRAINING BUREAU				
1.	Mr. Mehmood Afzal Malik.	Contract Instructor	Punjab	Terminated as per terms and conditions of contract.	
2.	Mr. Waseem Abbasi	Contract Instructor	Punjab	—do—	
3.	Mr. Ishfaq Ahmed	Contract Instructor	Punjab	—do—	
4.	Mr. Adullah Mugheri	Contract Instructor	Sind	—do—	
5.	Mr. Munawar Khan	Contract Instructor	N.W.F.P.	—do—	
6.	Mr. Ruhul Islam	Contract Instructor	N.W.F.P.	—do—	
7.	Mr. Habib-ul-Mukhtar	Contract Instructor	N.W.F.P.	—do—	
8.	Mr. Gul Hassan	Contract Instructor	N.W.F.P.	—do—	
B.	EMPLOYEES OLD-AGE BENEFITS INSTITUTION				
1.	Mr. Ali Murad Sipio	Executive Officer	Sind (R)	Consequent to the decision of Board of Trustees of EOBI all these appointments were terminated.	Termination orders suspended by the Sind High Court Karachi Bench.
2.	Mr. S. Anwar H. Shah	Executive Officer	Sind (R)	—do—	—do—
3.	Mr. Agha Abdul Waheed	Executive Officer	Sind (R)	—do—	—do—
4.	Mr. Muzaffar Hussain	Executive Officer	Sind (R)	—do—	—do—

Sr. No.	Name	Designation	Province of Domicile	Reasons	Remarks
5.	Mr. Muhammad	Executive Officer	Sind (R)	Consequent to the decision of Board of Trustees of EOBI all these appointments were terminated.	Termination orders suspended by the Sind High Court Karachi Bench.
6.	Mr. Mushtaq Ali Mallah	Executive Officer	Sind (R)	—do—	—do—
7.	Mr. Ghulam Haider	Executive Officer	Balochistan	—do—	—do—
8.	Mr. Ibrahim Sasoli	Executive Officer	Balochistan	—do—	—do—
9.	Mr. Gohar Khan	Executive Officer	Balochistan	—do—	—do—
10.	Mr. S. H. Asmi Rizvi	Executive Officer	Sind (U)	—do—	—do—
11.	Mr. Muhamad Amir	Executive Officer	Balochistan	—do—	—do—
12.	Mr. Zubair Ahmed Memon.	Executive Officer	Sind (U)	—do—	—do—
13.	Mr. Madad Ali Subarani	Executive Officer	Sind (R)	—do—	—do—
14.	Mr. Abdul Qadir Ronjha	Executive Officer	Balochistan	—do—	—do—
15.	Mr. Muhammad Anwar	Executive Officer	Balochistan	—do—	—do—
16.	Mr. Gaji Khan	Executive Officer	Balochistan	—do—	—do—
17.	Mr. Khursheed Alam	Executive Officer	N.W.F.P.	—do—	Peshawar High Court suspended by NIRC.
18.	Mr. Arshad Iqal Rajput	Executive Officer	N.W.F.P.	—do—	—do—
19.	Mr. M. Yaqoob Awan	Executive Officer	Punjab	—do—	—do—
20.	Mr. Fida Husain Mughari	Executive Officer	Sind (R)	—do—	Sindh High Court, Larkana Bench *Status quo* granted by Civil Courts.
21.	Mr. Kirshan G. Solangi	Executive Officer	Sind (R)	—do—	—do—
22.	Mr. Abdul Ghafoor Jamro	Executive Officer	Sind (R)	—do—	
23.	Mr. Shahid Umrao	Executive Officer	Sind (R)	—do—	C.P. fixed for hearing
24.	Mr. Wali Bux Talpur	Executive Officer	Sind (R)	—do—	

Sr. No.	Name	Designation	Province of Domicile	Reasons	Remarks
C.	NATIONAL INDUSTRIAL RELATIONS COMMISSION				
1.	Mr. Muhammad Shafi Malik.	Chairman	Punjab	Contract appointment	He was appointed on contract for two years. Services were terminated w.e.f. 23-4-1997.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ جناب شاہ نواز خان جونیجو صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 19 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔قاضی محمد انور صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 21 اور 23 تا 28 مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ جناب محمد اجمل خان خٹک صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 21 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ سیدہ عابدہ حسین نے اطلاع دی ہے کہ وہ اسلام آباد سے باہر ہیں اس لیے چھبیس سے تیس مئی تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گی ۔

Message from the National Assembly.

We have received messages from the National Assembly of Pakistan, I will read them before you. In pursuance of Rule 122 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, I have the honour to inform that the National Assembly has passed the State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 1997 on the 21st of May, 1997. Similarly another message has been received in pursuance of Rule 122 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly 1992, I have the honour to inform that the National Assemblyhas passed the Federal Judicial Academy Bill, 1997 on the 21st of May, 1997.

جی جناب احسان الحق پراچہ صاحب ۔

POINTS OF ORDER

جناب احسان الحق پراچہ ۔ جناب چیئرمین ! میں نے کل ایک پوائنٹ آف آرڈر کےذریعے جناب وزیر داخلہ کی توجہ اس لیٹر کی طرف دلوائی تھی کہ فارن آفس نے embassies کو لکھا ہے کہ پارلیمنٹیرین کو ویزہ نہ جاری کیا جائے جب تک پرائم منسٹر سیکریٹریٹ سے no objection نہ دیا جائے۔ اس سلسلے میں، میں نے گزارش کی تھی۔

جناب چیئرمین ۔ جی یہ چونکہ بڑا اہم مسئلہ تھا with serious consequences, I myself probed into the matter. The facts which have emerged are as follows.

An official of the Senate did get into touch with a junior official of the Swiss Embassy and he was given the information which was given to you namely, that they have received some instruction that no visas are to be issued without the NOC from the Prime Minister Secretariat. Then, I got into touch with the Special Assistant to the Prime Minister and he talked to the Foreign

Secretary. The Foreign Secretary then talked to the Swiss Ambassador. The Swiss Ambassador has denied any such instructions and he said that he has not received any such message. But there was a problem at the lower level. So, some internal circular which we normally received on these matters, that was being quoted or relied upon by the junior official of the Swiss Embassy. I am also told that in pursuance of this, the Foreign Secretary has called the Swiss Ambassador to lodge a protest.

Mr. Ihsan-ul-Haq Paracha: Thank you very much.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا! صرف Swiss Embassy کا مسئلہ نہیں ہے --

جناب چیئرمین۔ نہیں ' اس وقت صرف Swiss Embassy کا مسئلہ ہے کیونکہ اور کسی جگہ سے ہمیں تکلیف نہیں ہوئی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔میں آپ کو بتاؤں شکایت آئی ہے--

Mr. Chairman: Mr. Abbasi, I have checked up myself------

Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, Foreign Secretary has written to all the embassies

یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ فارن سیکریٹری نے تمام سفارت خانوں کو لکھا ہے------

Mr. Chairman: Dr. Abbasi Sahib, please listen to me. Please sit down. I will not listen to this. I am saying, I probed into it myself. The Canadian Embassy has issued a visa today. So why are you raising these objections. There is no circular issued to any embassy. I checked it myself. And because, it was of a serious nature, I took it upon myself to look into this matter. Yes, Mushahid Hussain Sahib.

Mr. Mushahid Hussain Syed: Sir, I want to answer the

question raised by the Leader of Opposition yesterday.

چوہدری اعتزاز احسن۔ مشیر صاحب اس طرح جواب دیں گے تو ٹی وی کی ریکارڈنگ نہیں ہو گی کیونکہ وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

It is not in the question hour. It has nothing to do with the question hour. It is now being made. So, it is up to the T. V. what they want to do .

جناب مشاہد حسین سید۔ آپ کا ہمیشہ ٹی وی میں آتا رہا ہے۔

Sir, I want to place on record just the factual explanation so that the record should be set straight.

Mr. Chairman: Yes please.

Mr. Mushahid Hussain Syed: Sir, I want to place on the record of the House, for the perusal of the honourable leader of the opposition, the special audit report of the Pakistan Television Corporation from 1994, 1995, 1996 which has been done under the authorization of the Auditor General of Pakistan, the honourable Mr. S.K. Mahmood, who served you as Interior Secretary, when you were Interior Minister and he has corroborated what we have said yesterday . And this is being placed on the record of the House.

No. 2, sir, regarding the question of the son of Mrs. Raana Sheikh who was appointed. The notification was issued on April 2nd, 1995, when Mr. Hasan Raza Pasha was Additional Secretary Incharge of Culture, Sports and Tourism, establishing a World Cup Committee under the Chairmanship of Mr. Asif Ali Zardari. Then, this World Cup Committee took charge of the situation and over and above any ministry, they had their own secretariat and I am also going to place on the record, they issued a notification on their own of 24th December,

1995 under the signature of Executive Director, World Cup Committee, Brig. (Retd.) Pervaiz Akhtar Mian, which established a Cultural Committee of the World Cup Committee headed by Ms. Raana Sheikh, Chairperson, including her son Nadir Sheikh as national coordinator. And I also want to place it for the record that in the last 20 months of the Peoples Party government, from this period of the notification till the end, there were seven changes made in the Ministry of Culture, Sports and Tourism. Then it was bifurcated separately and then it was amalgamated also. So, it was done under the authorization of the World Cup Committee headed by Mr. Asif Ali Zardari. And this is being placed on record. So, the government is open and transparent in approach.

Mr. Chairman: Thank you very much. Dr. Abdul Hayee Sahib.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! آج اخبارات میں پھر وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے کالا باغ ڈیم کے بارے میں ایک بہت بڑی سرخی لگی ہے کہ کالا باغ ڈیم ضرور بنے گا اور یہ اس ملک کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: اس کے بارے میں پہلے بھی point of order آ چکا ہے۔ روز نہیں آتا ہوتا۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ نہیں جناب، میری عرض سنیں کہ بلوچستان، سندھ، فرنٹیئر یہ تینوں صوبے بلکہ بلوچستان نے تو اس کے بارے میں قرار داد پاس کی ہے جناب۔

جناب چیئرمین: اس کے بارے میں لیڈر آف دی ہاؤس نے وضاحت کر دی ہے، اگر آپ مزید وضاحت چاہتے ہیں تو جب Water and Power کے وزیر ہوں گے ان سے بیان لے لیں گے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ نہیں جناب اس کو طے ہونا چاہئیے کیونکہ تینوں صوبے جو ہیں وہ نہیں چاہتے۔

جناب چیئرمین: بالکل صحیح ہے لیکن جو متعلقہ وزیر ہو وہ بیان دے۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ کوئی بیان دے دے جو اصل concerned آدمی ہے اس کو بیان دینا چاہئیے تو وہ جب آئیں گے ان سے بیان لے لیں گے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب کئی سالوں سے یہ مسئلہ چل رہا ہے، لوگوں کو مطمئن کریں۔ اس کے بارے میں چھوٹے صوبوں میں بڑی بے چینی ہے ۔

جناب چیئرمین: راجہ ظفرالحق صاحب ' آپ چوہدری نثار صاحب سے مہربانی کر کے کہہ دیں کہ وہ آ کر اس پر بیان دے دیں ۔ جی اجمل خٹک ۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ یہ بیان جس کی طرف حئی بلوچ نے اشارہ کیا یہ میں نے صبح پڑھا ہے اور اسی طرح کا ایک اور بیان پختون خواہ کے وزیر اعلیٰ عباسی کا بھی آیا ہے ۔ میرا پہلا رد عمل ان بیانات کے بارے میں یہ ہے کہ ہم اس شخص سے پوچھیں گے جو اس ملک کا ذمہ دار ہے اور جو ہمارے ساتھ بات کرتا ہے وہ میاں نواز شریف ہے ۔ میرا پہلا رد عمل یہ ہے کہ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ بیانات ' پہلا بیان اس کے بھائی شہباز شریف کا ہے ' پنجاب کے وزیر اعلیٰ کا ہے اور دوسرا بیان صوبہ پختون خواہ کے وزیر اعلیٰ کا ہے ۔ اگرایسا ہے تو یہ کیا ہے اور اگر نہیں ہے تو خود میاں صاحب اس کے بارے میں بیان دیں ۔ یہ واضح الفاظ ہیں اس کا جواب آنے پر ہمارا دوسرا رد عمل آئے گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے ۔ دیکھیں اجمل خٹک صاحب ' آپ تو براہ راست وزیر اعظم سے پوچھ سکتے ہیں ' مجھے یقین ہے کہ آپ بات بھی کریں گے لیکن حکومت کی جانب سے مناسب ہو گا وزیر متعلقہ بیان دیں اور یہ جو بیان ہوتا ہے کسی صوبے کے وزیر اعلیٰ کا وہ اتنا relevantنہیں ہوتا۔ اس کا ایک ذاتی بیان بھی ہو سکتا ہے ۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب چیئرمین صاحب! اگر آپ نے سوال نہ اٹھایا ہوتا ' اشارہ نہ کیا ہوتا تو ہمارا فیصلہ یہی ہے کہ ہم اس فلور پر' نہ پریس میں نہ کسی اور جگہ اس کا حوالے دیتے اس کا اشارہ کرتے مگر یہ اٹھایا گیا تو میں نے لازم سمجھا آج ہم اس تلاش میں ہیںکہ جو شخص ہمارے درمیان بات چیت کر رہا ہے اس کے ذریعے ہم میاں صاحب سے پوچھیں ۔ تو چونکہ آپ نے سوال اٹھایا ہے تو میں نے وضاحت کی ۔ وضاحت یہ ہے کہ پہلا ردعمل یہ ہے کہ میاں

صاحب یہ جواب دیں دوسرا ردعمل جواب کے بعد ہو گا۔

جناب چیئرمین: بالکل صحیح ہے اور دوسرا میں یہ بھی request کروں گا کہ اگر کسی کا بیان آ جاتا ہے ذاتی بھی ہو سکتا ہے اس کے بیان کی کیا اہمیت ہے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب سرحد کے وزیر اعلیٰ کا بیان، میاں شہباز شریف کا بیان بیک وقت دونوں کے بیانات اور جب ایسے وقت میں کہ اسی صفحے پر میرا بیان آتا ہے وہ بھی پڑھ لیں۔

جناب چیئرمین: بالکل صحیح ہے۔ میرے خیال میں مناسب جو بات ہو گی، وہ صحیح ہے جو خٹک صاحب کہہ رہے ہیں کہ یا وزیر اعظم کا بیان آئے اس پر ردعمل ہونا چاہیئے یا وزیر پانی و بجلی ہے، وہ وفاقی حکومت کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ بیان دے۔ باقی بیان شیان سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ نہیں، نہیں، وزیر اعلیٰ کا بیان آیا ہے جی۔ میاں صاحب کے بھائی کا بیان آیا ہے عباسی کا بیان آیا ہے جو committed ہے ہمیں زیادہ بولنے کا موقع نہ دیں۔

جناب چیئرمین: میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ کسی کی ذاتی رائے ہونا اور بات ہے۔ حکومت کی پالیسی دوسری بات ہے۔ تو میں حکومت کی پالیسی کی بات کر رہا ہوں میں ذاتی بیانات کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ اچھا جی حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ وہ صوبے کا وزیر اعلیٰ ہے جناب!

جناب چیئرمین: کوئی فرق نہیں پڑتا، صوبے کا وزیر اعلیٰ کالا باغ ڈیم نہیں بنا سکتا۔ یہ وفاقی حکومت ہی بنائے گی اور وفاقی حکومت کی پالیسی یا وزیر اعظم بیان کر سکتے ہیں یا متعلقہ وزیر کر سکتا ہے۔ تو وہ آئے گا ان سے ہم request کر لیں گے کہ آپ ایک واضح پالیسی بیان دیں۔ جناب حاجی جاوید اقبال صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب بہت بہت شکریہ۔ میں دو تین باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے تو میں خٹک صاحب کو کہوں گا جو انہوں نے بیان دیا بہت اچھا ہے کہ وہ ہمارے قائد

کے ساتھ جو ان کی بات تھی، چل رہی ہے اور ٹھیک ہے کہ وزیر اعظم کی طرف سے اگر بات ہو تو پھر ہم اس کو مانیں گے۔ جہاں تک تعلق ہے جو یہ کہہ رہے ہیں کہ پختون خواہ صوبہ وہ ان کی اپنی رائے ہے ' ہماری اپنی رائے ہے اس کا ریفرنڈم کیا جائے ۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی اس مسئلہ کو چھوڑیں ۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ نہیں جناب ' میں کچھ اور بات کر رہا ہوں ۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ اگر مسلم لیگ کی یہ پالیسی ہے کہ خود یہ کہے اور اپنے لوگوں سے یہ کہے تو ہم اس کا کیا کہیں ' میں اس کے بارے میں کیا کہوں ' ہم نہیں چاہتے ہیں کہ کوئی ایسی بات ہو ۔ آج میرا بیان آیا ہے کہ ہمارا اتحاد توڑنے کی کوششیں ہو رہی ہیں اور ہم اس کو نہیں توڑنے دیں گے ۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب میں اس پر نہیں جا رہا ہوں میری اور دو باتیں ہیں ۔

جناب چیئرمین: بس اور بات کوئی نہیں آپ کو موقع دے دیا اور بات کوئی نہیں ہو گی ۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ اگر مسلم لیگ کی یہ پالیسی ہے کہ خود یہ کہے اور اپنے لوگوں سے یہ کہے تو پھر میں اس کے بعد کیا کہوں۔ آج میرا بیان آیا ہے کہ ہمارا اتحاد توڑنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ مشاہد صاحب جو ذمہ دار شخص ہے ' وہ حالی صاحب کے ساتھ گپ شپ میں لگا ہوا ہے۔ یہ سب کچھ کیا ہے ۔ فی الحال میں کچھ نہیں کہہ سکتا بہرحال رد عمل آنے کے بعد ہم کچھ کریں گے۔

Mr. Mushahid Hussain Syed: I want to assure the honourable Leader of the Awami National Party.

ان کا سب سے پہلا انٹرویو میں نے خود کابل جا کر 1985 میں کیا تھا ' وہ اجمل صاحب کا زبردست انٹرویو تھا

when I was the Editor of 'The Muslim' and I have always had the regard for him

as a very consistent democrate and a very progressive intellectual and leader.

تو اس میں بڑی ہماری consistent policy ہے ۔

The policy is based on one particular sentence i.e., any decision which is made will be made with the full consensus of all democratic political forces.

اور سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ان کے خلاف کوئی بات کی جائے۔

Mr. Chairman: Let's not create issues which do not exist. It does not matter.

ایک ممبر کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں ۔ عاقل شاہ صاحب کوئی فرق نہیںپڑتا اور انہوں نے صحیح کہا کہ people want you to indugle in confrontation. This is not an issue وہی فیصلے ہوں گے جو consensus سے ہوتے ہیں اس کے بغیر کوئی فیصلے نہیں ہوتے۔

(مداخلت)

LEGISLATION

جناب چیئرمین۔ ایک ممبر کی بات کو آپ اتنی اہمیت دیتے ہیں ، ہر ایک کے اپنے اپنے خیالات ہوتے ہیں ، بات وہی ہوتی ہے جو حکومت کی پالیسی ہو ۔ اس کے متعلق خٹک صاحب صحیح فرما رہے ہیں کہ وزیراعظم ہی یہ فیصلے کر سکتا ہے ۔ ...Now move to item No This is a Bill to establish a Heavy Industries Board Taxila وزیر صاحب نے move کر دیا تھا۔ اس پر اعتزاز احسن صاحب تقریر کرنا پسند فرمائیں گے۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین! اس وقت سرکار کی جانب سے یہ بل move ہوا جو Heavy Industries Board Taxila کی تشکیل کے سلسلے میں ہے ۔ راجہ صاحب تشریف لے آئے ہیں اور ان کی موجودگی میں، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے میں نے پہلے عرض کیا اور وزراء کو شاید خوشگوار حیرت ہو گی ، چوہدری صاحب سمجھ رہے ہیں کہ میں آدھا گھنٹہ بولوں گا لیکن ایسا کوئی میرا ارادہ نہیں ہے۔ میں چوہدری صاحب کے حضور یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے جیسے پہلے عرض کیا ہم جو اپوزیشن میں بیٹھے ہیں ، ہمارا مقصد مخالفت برائے مخالفت نہیں

ہوتا۔ اس پر ریکارڈ کے لئے تکرار کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ یہاں پر بہت سی غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں۔ ہمارے بارے میں بہت ساری ایسی باتیں کی جاتی ہیں جن سے ہماری کردار کشی ہو۔ یہاں تک کہ اکثر اوقات یہ دیکھا جاتا ہے کہ ٹیلیویژن پر بھی اس طرح slant دیا جاتا ہے کہ جیسے ہم کوئی غیر ذمہ دارانہ رویہ ہاؤس میں رکھے ہوئے ہیں۔ واقعہ یہ ہوتا ہے کہ جب وزراء خندہ پیشانی سے بات کرتے ہیں جیسے آج آپ نے دیکھا ، ماحول بالکل خوشگوار رہتا ہے ۔ آج چوہدری صاحب نے ، مشاہد صاحب نے اور اصغر شاہ صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے ہیں اور میں ان کے آج کے اس رویے کی تعریف کرتا ہوں کہ اگر اسی طرح رہیں اور مشاہد صاحب ہمارے پاس چل کر بھی آئے ہیں اور یہ رپورٹس انہوں نے مجھے دی ہیں اور اگر وزراءہمیں بھی اپنے colleague سمجھیں ، آج وہ ادھر بیٹھے ہوئے ہیں ، کل وہ ادھر بیٹھے ہوئے تھے اور یہ اونچ نیچ اس ملک میں ہوتی رہے گی۔ جنہوں نے ہمیں بالکل write off کیا ہوا ہے ان کو بھی ایک روز حیرت ہو گی۔ ان کو بھی یہ دشواری محسوس ہوگی اور وہ بیانات جو ان کے ساتھی آج ان کی پارلیمانی میٹنگز میں دے رہے ہیں اور جن کی آج اخباروں میں شہ سرخیاں لگی ہوئی ہیں، وہ بیانات کتنی جلدی درست ثابت ہوں گے، ان کو میرا خیال ہےکہ زمانہ اور تاریخ کا یہ دھارا بڑی جلدی حیرت زدہ کر دے گا۔

بہرحال جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ایسا قانون ہے، ایک ایسی تجویز ہے جس کی ہم تائید کرتے ہیں۔ جہاں حکومت نے اچھی آئین سازی یا اچھی مثبت قانون سازی کی تجویز پیش کی ہے، خواہ وہ تیرھویں ترمیم ہو، خواہ وہ عمومی شقوں کا ایکٹ مجریہ 1897 یعنی General Clauses Act 1897 ہو، ہم نے اس پر لبیک کہا ہے، ہم نے ان کی مخالفت نہیں کی، یہ بھی ایک ایکٹ ہے، اس میں ایک تجویز ہے جو سینیٹر صفدر عباسی صاحب دینا چاہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ اچھی تجویز ہے۔ آئیندہ کے لئے اگر وزیر صاحب ، اس کو بھی اپنی نگاہ میں رکھیں چونکہ وہ صفدر عباسی صاحب نے مجھے بتائی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اصل میں یہ خیال اور اس کا جو concept ہے وہ صفدر عباسی صاحب کا ہے، میں چاہوں گا کہ وہی اس کو پیش کریں۔ میرا خیال ہے کہ سارے ہاؤس میں تمام لوگ ، اس کو بہتر قرار دیں گے۔ جس طرح ہماری کل کی ترمیم تھی ، میرے خیال میں بہتر ترمیم پر وزراء نے اس کو بالکل یہ نہیں سمجھا کہ اس کے اوپر سوچا بھی جائے۔ غریب اور امیر کے درمیان فرق ختم کرنے کی ایک تجویز تھی۔ ہم اپوزیشن میں

اس بل کی مخالفت نہیں کرتے جناب ، ہم چاہتے ہیں کہ اس کو پاس کیا جائے، یہ ایک اچھا منصوبہ ہے۔ اس سے ہیوی انڈسٹریز کی انتظامیہ ، انشاء اللہ بہتر طور پر چل سکے گی۔ بے شک ان کی حکومت میں چلے گی۔ بے شک ان کی حکومت کو فائدہ ہوگا، پرانشاء اللہ تعالیٰ اس سے ملک اور قوم کو فائدہ ہوگا اور ہماری نگاہ میں صرف ملک اور قوم کا فائدہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: شکریہ جناب چیئرمین! جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ بل جو originate ہوا ہے نیشنل اسمبلی سے اور وہاں سے پاس ہو کر ہمارے پاس آیا ہے۔ یہ ایک ordinance تھا جو پچھلی حکومت کے دوران پیش کیا گیا تھا۔ شاید اس میں کچھ ترامیم ہوئی ہوں، لیکن اس کے باوجود جیسے اعتزاز صاحب نے کہا کہ ہم اس بل کی جو مندرجات ہیں اس سے بالکل متفق ہیں، ہم نے اس پر کوئی ترمیم move نہیں کی، اور جو اس کا basic concept ہے، جو Heavy Rebuilt Factory ہے اور میں اس کے بارے میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ یہ Heavy Mechanical Complex شہید ذولفقار علی بھٹو نے 1973ء میں قائم کیا تھا اور غالباً چین سے پہلی ہماری collaboration تھی۔ میں ان کو کم از کم تاریخ کے حوالے سے اتنا کریڈٹ دوں گا کہ اس ملک کے اندر جتنے پرائمری کارخانے بنے ہیں، اس میں اس شخص کا ضرور ہاتھ ہے۔ چاہے پاکستان اسٹیل ملز دیکھیں، چاہے آپ Heavy Mechanical Complex دیکھیں، چاہے آپ کامرا کا Aeronautical Complex دیکھیں، اس میں ذولفقار علی بھٹو کی چھاپ آپ کو ضرور نظر آئے گی۔ میں اس بل کی مکمل حمایت کرتے ہوئے صرف اتنی چوہدری صاحب کے سامنے بات رکھوں گا، کیونکہ وہ بل آج پائلٹ کر رہے ہیں اور چوہدری صاحب ویسے بھی بڑی حلیم طبیعت کے مالک ہیں۔ ان کے لئے میں اتنا کہوں گا کہ اگر وہ تھوڑی سی نگاہ ڈالیں Establishment of the Board تو اس پر میں تمام سینیٹر حضرات کی بھی توجہ اس طرف چاہوں گا۔ یہ بڑی اچھی بات آپ کے لئے میں کر رہا ہوں۔ اس میں sub-Clause (3) ہے غالباً کہ

Out of the six members to be appointed by the Federal Government, one shall be appointed as Member Finance in consultation with the Ministry of Finance. The second to be the Member Ministerial Coordination. Third and Fourth being

sitting Members of the National Assembly of Pakistan as coordinators and the remaining two to be the technical Members as Members Production Control and Project, be appointed from within the existing strength of the Board.

میری صرف عرض یہ ہے کہ جہاں ذکر آیا ہے دو نیشنل اسمبلی کے ممبران کا ، وہاں پر اگر اس کو وہ ایک نیشنل اسمبلی کا ممبر اور ایک سینٹ کا ممبر رکھ لیں۔ میں ان سے یہ نہیں کہوں گا کہ یہ آپ اپوزیشن سے لیں، آپ بے شک حکومتی بنچز سے لیں، لیکن ایک نیشنل اسمبلی کا ممبر اور ایک سینیٹ کا ممبر اس میں شامل کریں۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں اکثر اسمبلیاں ٹوٹتی ہیں تو سینیٹ ایک continuous body ہے، تو ایسا نہ ہو کہ تین مہینے کے دوران دو ممبرانکی کمی واقع ہو جائے۔ میری عرض ہے چوہدری صاحب سے کہ اگر اس سلسلے میں وہ اپنے Law Advisor سے مشورہ کر کے یہ ایک چھوٹی سی ترمیم کسی بل کی صورت میں لے آئیں۔ اگر یہ نہیں لائیں گے تو میں Private Members Bill کے طور پر پیش کردوں گا۔ میری ان سے درخواست یہ ہوگی کہ اس کو ضرور support کریں یا خود لے آئیں۔ یا ہماری جو ترمیم آئے، اس کو support کریں۔ میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا اور جیسے چوہدری صاحب نے کہا کہ اس بل کے بارے میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہم سب ساتھی متفق ہیں اور بیشک آپ اس کو ہاؤس کے سامنے put کریں۔

جناب چیئرمین۔جی جناب ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ چیئرمین صاحب شکریہ ، آج اس معزز ایوان میں یہ جو بل پیش کیا گیا ہے ۔ہیوی انڈسٹری بورڈ بل ۱۹۹۷ء یہ بہت اچھا بل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ حکومت نے بڑا مثبت اقدام کیا ہے ۔ہماری تمام جو ہیوی انڈسٹری ہے ان کا ایک جگہ انتظام کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ان سب کا ایک بورڈ ہوگا جو ان کو look after کرے گا۔ویسے بھی اس ملک کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ہماری جو اس طرح کی اہم انڈسٹری ہے ان کا انتظام صحیح ہونا چاہیئے اور ان کی پروڈکشن بہتر ہونی چاہیئے۔ اس کے انتظام کے تحت اس کا معیار اور پروڈکشن بہتر ہوگی ۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہماری اور جو اہم انڈسٹری ہے جس کا اثر پورے ملک اور ہماری معیشت پر اور پورے انتظام پر پڑتا ہے ۔ان کے لئے بھی ان کو سوچنا چاہیئے کہ ان کے

انتظامات میں جو خامیاں اور کوتاہیاں ہیں، کمزوریاں ہیں اس پر بھی یہ توجہ دیں۔ جیسا کہ ہیوی انڈسٹری ٹیکسلا اور اس قسم کی دیگر انڈسٹریز پر انہوں نے توجہ دی ہے۔ بل لائے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں دوسری بھی جو انڈسٹری ہے ان کے اوپر بھی توجہ دینی چاہیئے۔ ان میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے جو بورڈ آف ڈائریکٹر ز ہوں ان میں کم از کم تمام قومی وحدتوں اور صوبوں کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔ وہ جو دوسرے انتظامات اور ادارے کام کر رہے ہیں۔ تاکہ سب کی نمائندگی ہو۔ مستقبل میں کسی کو یہ شکایت نہ ہو۔ پالیسی making میں صوبے سب شریک ہو سکیں۔ کم از کم ایک یکجہتی نظر آئے اور ہم قومی مفادات میں سارے لوگ مل کر، ۱۲ کروڑ عوام مل کر اس پالیسی میں شریک ہوں۔ اس سے اور بہتر اور خوبصورت راستہ ہمیں ملے گا۔

اس میں ایک نقص ہے ۔ میں اس کی طرف اشارہ کرنا چاہوں گا ۔ انہوں نے دو ممبران قومی اسمبلی لیے ہیں۔ ان کے تنخواہیں، مراعات ، الاؤنسز یہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ عوام کے نمائندے اگر بورڈ آف ڈائریکٹرز میں مراعات کے ساتھ، تنخواہوں کے ساتھ شامل ہوں ۔ اس بل میں اس کا ذکر ہے ۔ اگر یہ رہیں گے تو پھر یہ ممبر کیسے رہیں گے کیونکہ ہم تو پبلک کے نمائندے ہیں۔ ہم اگر ایک روپیہ بھی تنخواہ خزانے سے لیں گے۔ تو ہم ممبر نہیں رہ سکتے۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آیا ہے کہ اس قانون میں اس کا ازالہ نہیں کیا گیا ہے یا اس پر توجہ نہیں دی ہے۔ میں اس کی طرف ضرور ان کو متوجہ کروں گا ۔ یا تو اس میں کوئی ایسی بات لائیں کہ وہ آنریری ہو یا جو طریقہ کار ہو اس میں وہ ملازم نظر نہ آئے ۔ وہ سٹیٹ کا تنخواہ دار نظر نہ آئے کیونکہ وہ عوام کا نمائندہ ہے اور میں بھی عباسی صاحب کی اس بات کی تائید کروں گا کہ جو دو نمائندے لیے گئے ہیں ۔ ان میں سے ایک سینٹ سے لینا چاہیئے۔ چاہے کوئی بھی ہو ، سینٹ کی بھی وہاں نمائندگی ہونی چاہیئے۔ یہ بہتر ہوگا اور اسمیں ممبران قومی اسمبلی کے لئے تنخواہوں کا جو ذکر کیا گیا ہے۔ اس کو withdraw کرنا چاہیئے ۔ تاکہ عوام کے نمائندے صرف عوام کے نمائندے نظر آئیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی ، anybody else کوئی اور اس بل کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہے ۔ کوئی نہیں کہنا چاہتا ۔ جی جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب ،

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا، ڈاکٹر حئی صاحب اور صفدر عباسی صاحب نے بڑی

اچھی باتیں کی ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ ان تمام چیزوں کے اوپر حکومت غور کرے گی اور ان کو implement کرنے کی بھی کوشش کرے گی تاکہ سینٹ اور نیشنل اسمبلی کے ممبران کو بھی موقع فراہم ہو کہ وہ ہر جگہ پر participate کر سکیں ۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں نمبر ۶ کے اوپر آتا ہوں۔

Bill Re: The Heavy Industries Board Bill, 1997.

جناب چیئرمین۔ نمبر ۶ وہ کیا ہے ۔ نہیں ، نہیں ، یہ تو پہلے put ہو گا۔

I will move this.

It has been moved by Ch. Shujaat Hussain, Minister for Interior that the Bill to establish a Heavy Industries Board, Taxila [The Heavy Industries Board Bill, 1997], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

(The motion was carried)

Mr. Chairaman: The motion is adopted.

Now I will take up the Bill clause by clause.

The question is that clause (2) forms part of the Bill?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause (2) forms part of the Bill.

The question is that clause (3) forms part of the Bill?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause (3) forms part of the Bill. The question is that Clauses (4) and (5) form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clauses (4) and (5) form part of the Bill. The question

is that Clauses (6) and (7) form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clauses (6) and (7) form part of the Bill. The question is that Clauses (8) to (15) form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clauses (8) to (15) form part of the Bill. The question is that Clause (1) short title and commencement and the preamble form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause (1) which is short title and commencement and the preamble form part of the Bill.

اب پڑھ دیں جی. next motion میرے پاس تو چار ہیں آپ کے پاس شاید چھ ہیں۔

Ch. Shujaat Hussain: I beg to move that the Bill to establish a Heavy Industries Board Taxila (The Heavy Industries Board Bill, 1997), be passed.

Mr. Chairman: It has been moved by Ch. Shujaat Hussain, the Minister Incharge of Defence, the Bill to Establish a Heavy Industries Board Taxila (The Heavy Industries Board Bill, 1997) be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Yes, anything, any other item on the agenda . Any body else wants to say anything on it .

جی فرمائیے۔ جی شیخ صاحب۔

FURTHER DISCUSSION ON ISSUANCE OF PRODUCTION ORDERS

Shaikh Rafiq Ahmed: Sir I have much to say except that..............

جناب چیئرمین ۔آپ کے دو لفظ بھی بڑے قیمتی اور وزنی ہوتے ہیں

شیخ رفیق احمد۔ آپ کی بڑی مہربانی جی

the interpretation that our friends, on the other side, try to place on a member, would actually create a confusion and make the constitution unworkable. How would the first session of the National Assembly be summoned. Who is going toask the member elect, where is a provision to come and take an Oath.

Actually the word ' elect' or a person who has been elected is in contradistinction with a sitting member. In the Senate we have generally after three years, half the members who are the sitting members and the other half members or the members elect that is actually a distinction between the two. Otherwise both are members of the Senate. It would be the authority of the President to summon a session of a House or of the joint session. It is the President who may, from time to time, summon either House or both Houses of Majlis-e-Shoora, Parliament, in a joint sitting to meet at such time and place, as he thinks fit and may also prorogue the same.

He does it, supposing I have been elected as a member of the Senate this time. Who is going to give the information. I am not a member, if the concept of my friends, on the other side, is accepted. The Secretary of the Senate has not the authority to do it. His authority actually flows from Rule 3 of the Rules of Procedure, when the Senate is summoned by the President under Article 54(1) or by the Chairman under Article 54(3), on a requisition signed by

1/4th of the total membership of the Senate, the Secretary shall cause a notification to be published in the Gazette stating the date ,time and place of the meeting and shall, as far as practicable, also cause it to be issued to each member. If the member elect is different from the member, then he has no authority to communicate this information to the member" elect ". His authority flows from the Constitution and the Rules of Procedure, therefore, how would he communicate it to the member "elect" . This is actually only to draw a distinction between the two. There is a National Assembly, a seat is vacated, a member is elected against that seat and then he becomes a member elect. As against those sitting members . This would actually put a member elect at a premium.

My friend retired Justice Mr. Lone has read before the honourable Chairman in the House, Article 64, first part of it, but sub Article(2) did not come to his notice. Probably he would have refrained himself from advancing the arguments that he advanced and that is;"a House may declare the seat of a member vacant, without leave of the House, he remains absent for forty consecutive days of the sitting. If a member elect or a person who has been elected, is not a member then even if he remains absent for all the five years of the National Assembly and for all the six years of the Senate, his seat can not be declared vacant and the people of that constituency, the voters of that constituency, the electors would be deprived of representation in the House. Then " a person" the word " a person " who has been elected , it is not only with regard to the membership that a word person has been used. We have in Article 91, "There shall be a Cabinet of Ministers with the Prime Minister at its head to aid and advice the President in the exercise of his functions. The

President shall, in his discretion, appoint from amongst the members of the National Assembly, a Prime Minister who, in his opinion, is most likely to command the confidence of the majority of the members of the National Assembly. 2(a). Notwithstanding anything contained in Clause 2, after the 20th day of March, 1990, the President shall invite the member of the National Assembly to be the Prime Minister, who commands the confidence of the majority of the members of the National Assembly, as ascertained in a session of the National Assembly summoned for the purpose in accordance with the provisions of the Constitution" and then sub Article(3) is, " The person appointed under Clause 3 or as the case may be, invited under Clause 2(a), shall before entering upon the office, make before the President oath in the form set out in the third schedule". A person can't be a Prime Minister who is not a member of the National Assembly. To my friends, the word should have been the member but the word "person" has again been used. Actually the word "person" is being used as a substitute, by way of some if it is actually a form of samenting, it is not a matter of polemies. The person appointed under Clause 2, only a member of the National Assembly can be appointed or can be invited, but the word here being used is a "person". Therefore, my friends who are trying to distinguish between that one and when the word a "person" is used, it can't relate to the member. It is not right and the similarly there is a provision about the Chief Minister of a province, but more important would be from within the Constitution. If we look at the Third Schedule, this is at my book at page 203, "The Oath", the oath is not for a member who has been elected. It starts with Member of the National Assembly or Member of Senate, therefore, before he enters upon taking an oath, he has been described. He is a Member when he is

taking the oath and he does not become a Member only after taking the oath. Therefore, my respectful submission is that the construction that our friends are trying to put on it, will create a situation where there is confusion, the Constitution becomes unworkable, half of the Members cannot be invited by the Senate or almost all the Members who have been elected to a new National Assembly, they cannot be invited by the Secretariat of the National Assembly. No invitation can be sent to them. How would they come? Why should they come ? This is my most respectful submission. Actually it is rather a very fine language that has been used to repeat Member, Member, Member, actually would be jarring to the ears and into the eyes and, therefore, they have used a word from the english vocabulary, which is the most proper word "a person" which is not in conflict with that ------ and when the word "a person" is used, he ceases to be a Member, even for the Prime Minister, who has been invited to become the Prime Minister, who has been nominated to become the Prime Minister or a Chief Minister, who has been invited to become the Chief Minister. He is invariably the Member of the Provincial Assembly or the National Assembly but for him also, the Constitution uses the word "the person". Therefore, my respectful submission is that a Member, whether our offices call him a Member elect or in our general parlance or even in some provisions of Constitution describe him "a person", who has been elected as a Member of the Senate, is a Member when he is declared to be the returned candidate.

Mr. Chairman :-Thank you, any body. Yes Bashir Matta Sahib.

Mr. Bashir Ahmad Matta :- Sir, I had no mind to get up and speak on this issue. But this discussion has taken too long and I think we have

discussed very minutely, very fine points of law. What I initially want to submit is, that in my opinion sir, my other colleagues may not agree with it, but in my opinion, we must keep a little distinction between the functioning of the Courts of Law and the functioning of Houses of Parliament. I have had feeling at times while attending these proceedings that we are gradually, by degrees, I cannot say whether imperceptibly but by degrees we are converting our House into a parallel body, a parallel body with superior courts in the country. I would humbly submit that when a question of such a nature arises in these Houses, you have the discretion to decide it on broad merits, on the broad merits of common sense and common wisdom. I think that we need not to go into all the intricacies of law, because law is such a vast subject that it never has reached any termination. You see sir, that from all eternity, cases go to Courts of Law and different decisions, a variety, hybrid variety of decisions come with regard to the same law because the cases are different. What I want to submit is sir, that we don't have all the time to discuss only legal issues in this House. It is said that the this is a House of legislation but I say that besides being a body responsible for formulating laws or amending them or amending the Constitution, this House has the duty to keep a broad supervision over the functioning of the Government. It is its responsibility to see that the Government functions according to law and also according to the good of the people , according to the demands of the good of the people. It is not enough for a government to function only according to law. It is necessary for a Government to function with a view to the welfare of the people. So this other duty also devolves upon the Houses of Parliament.

Now, what I want to say sir is that, you are a jurist sir and I have just a smattering of law. I used to go to a Law College. I have not practised law but I

remember the maxim that Law does not take account of trifles. I think we have been going too minutely and delicately into these questions. Apart from what the merits of this case are, I say that kindly decide it according to your own broad judgement in view of the existing law in the country but still keeping in mind that this House is separate from the courts of law. For this sir, I would emphasize this point with an illustration. Sir, for instance this question which has arisen, this is on the border line of the jurisdiction of courts and Parliament. In normal cases, if a man is incarcerated, if he is put in the prison, he would not be able to do his normal duty because the courts have the jurisdiction to put a person in the lock up. Now if that be the case, I would say, if I had the final say, I would apply that principle universally. I would say that if a man is under the duress of law, then let him be under the duress of law because the courts are competent to treat with a person and if they think that his crime is such or the accusation is such that he needs not enjoy the right of liberty for the time being, then let it be. But if at the same time you give the Presiding Officer of a House of Legislation a certain special authority , then it is not strictly in accordance with the broad rule of law because in accordance with the rule of law, all are equal before law, but this is an exception. Here comes the question of supremacy of Parliament, but here in our rules , I would again submit, as I submitted before, this rule has neither been exactly formulated, nor fully explained. It just vaguely points out that the Chairman must have some authority but it is not spelled out, the terms of reference have not been clarified. As I submitted to you before, Sir, the necessity of a member to attend the House is there ingrained in his intrinsic position as an elected member, as an elected representative of the people. For instance Sir, if I am a member elect or a person elect or whatever the jugglery of

words is , the people have elected me, Sir and then by virtue of having been elected , I have the right to enter this House. If I enter the House , and I don't take the oath, If I sit on my chair but I don't rise to take the oath, then I am still a member elect but in the other definition of the term, I am not a functional member but in that case still by virtue of my being elected, I think nobody would stop me on the door of the House that you can not enter. That would be, you see, spitting the thing too far. For instance, when you convene the Assembly then the Constitution does not say that you sit on the Chair but that is ingrained in the position. When you convene together , you will have to sit there, although the Consititution does not say. Sir, this man is put under your authority and he has to obey you and to procure water for you. But if you ask him to give you water and he says " please show me that it is written that I will give you water in a glass ". You see, these are intricacies. I think , in the Parliament House, we need not go into these intricacies, but according to the broad principles of law and the broad principles of equity and the broad principles of wisdom and in tune with the general circumstances of the House we should decide matters. And as we have elected you , we have full trust in your judgement. Although I say , the law before you is not very clear but if it is not clear before you , it is also not clear before us; if you can not form your opinion with regard to what necessity is, how do you expect us to form an opinion with regard to a thing which has been spelt out incompletely. So, I would request you sir that in the best interest of the country , in the best interest of the justice prevailing in the country and forming a good tradition for the future generations and the future parliamentarians of this country, kindly give your judgement at your own discretion. It will get more confused the more you will involve us. We

can only do one thing, Sir, if you put the matter to vote we can probably vote on it. But as regards the interpretation of law, every body will have his own interpretation. So, I think, we should conclude the matter, I would say, by saying that we have full trust in your wisdom, in your judgement and in your sense of equity. I think, we cannot find a better jurist than yourself, from that point of view and also a better judge as regards a judge of Parliament. So, I would request you that please listen to whatever has to be said, but I think we must wind up this matter and whatever decision you take, we will all concur in it. Thank you very much, sir.

جناب چیئرمین : جی جناب اعتزاز صاحب، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن : جناب چیئرمین! میں صرف اتنا عرض کرنا چاہوں گا اور میں مشکور ہوں بشیر مٹہ صاحب کا بھی کہ اس نے ہماری ہی یہ بات اس حد تک کی ہے ۔ انہوں نے جو یہ فرمایا کہ آپ جیورسٹ بھی ہیں اور آپ میں فہم و فراست بھی ہے۔ہم بھی یہ تسلیم کرتے ہیں۔ سارے کرتے ہیں۔ہر طرف نے ان کی اس بات کی تائید کی ہے ڈسک بجاکر۔ آج مٹہ صاحب کی تائید کرتے ہوئے یہ بحث conclude ہو سکتی ہے تو میں صرف ۵، ۶ منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین : آج تو نہیں ہو سکتی کیونکہ آفتاب شیخ نے ۲۶ تاریخ کے لئے درخواست کی ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن : اگر انہوں نے کرنی ہے تو ہم، رضا ربانی اور میں ان کے بعد پھر wind up کرلیں گے۔ اگر آج ہو سکتی ہے تو ۵ منٹ سے زیادہ نہیں لوں گا۔

Mr. Chairman: Raza Sahib will you be here on the 26th?

Mian Raza Rabbani: Yes, I will be here, sir.

Mr. Chairman: On the 26th.

ٹھیک ہے۔ جی جناب صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب چیئرمین! چونکہ آج منہ صاحب نے .بحث کو تھوڑا سانیا رخ دیا ہے۔ میں اس میں کچھ بولنا نہیں چاہ رہا تھا لیکن ۲، ۳ باتیں اپنی ناقص رائے میں ضرور عرض کروں گا۔ میں کوئی قانونی آدمی نہیں ہوں۔ legalistic باتیں ہیں وہ تو کچھ لوگ بات کریں گے ، کچھ کر رہے ہیں۔ میں صرف ۲ ، ۳ باتیں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ member, non-member کی بحث پر جائے بغیر ۔ میں صرف اتنا عرض کروں کہ اگر آج آصف علی زرداری، ان کے مطابق ممبر نہیں ہے، تو کیوں نہیں ہے۔ وہ ایک custody میں قیدی ہے۔ اس کو یہاں ممبر بنانے کی ذمہ داری کس پر ہے۔ اگر ان کی باتوں کو صحیح مانا جائے without prejudice to what position Mr. Raza Rabbani and Mr. Aitzaz Ahsan had taken ا گر وہ آج ممبر نہیں ہے تو ایسا کس کی وجہ سے ہے۔ اس شخص نے ہوم سیکرٹری کو خط لکھا ہے۔ کہ مجھے oath کے لئے لے جائیں، کوئی جواب نہیں آیا۔ اس شخص نے دونوں ٹرائیل کورٹس میں، جہاں کیس چل رہا ہے وہاں پر بھی، اس نے لکھ کر بھیجا ہے جس کی کاپی آپ کے پاس پہنچ چکی ہے کہ جی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے چیئرمین صاحب جب چاہیں آپ کو بلوالیں۔

جناب چیئرمین : اگر وہ بھیج دیں تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ I have no objection. بات تو وہی قانون کی آ جاتی ہے۔ پھر میں کیا کر سکتا ہوں ، وہ کیا کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: آپ کے پاس ۴۷ الف میں اختیار حاصل ہے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ وہ استعمال کریں۔

جناب چیئرمین : مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ I want to make it very clear کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، میں لکھ کر بھی دے دیتا ہوں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میری ایک بات سنیں۔ فیڈرل گورنمنٹ کہتی ہے کہ چیئرمین صاحب اس کو جب چاہیں بلوالیں۔ اس میں پچھلی گورنمنٹ نے stand نہیں لیا ہے۔

جناب چیئرمین : جب فیڈرل گورنمنٹ یہ کہتی ہے تو پھر وہ مجھے قانون کے دائرے میں ڈال دیتی ہے کہ جی اس کے مطابق یہ کروں۔ ورنہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: لیکن بات یہ ہے کہ اب آپ پر منحصر ہے۔ میں جو عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ اس کو ممبر بنانے کا onus اب آپ کے پاس ہے۔

جناب چیئرمین : اس وقت مجھے اعتراض نہیں ہے۔ عدالت کو بھی اعتراض نہیں ہے۔ عدالت کہتی ہے کہ مجھے اعتراض نہیں ہے اور میں کہتا ہوں کہ مجھے اعتراض نہیں ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: لیکن بات یہ ہے کہ آپ دونوں کے اختیار میں ہے۔ آپ دونوں اس کو ممبر بنا سکتے ہیں۔ انہوں نے آپ پر چھوڑا ہے۔

جناب چیئرمین : مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔بے شک آپ عدالت کو کہہ دیں کہ چیئرمین صاحب سے پوچھیں اس کو تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ کر دیں اگر آپ کو اختیار ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میں اس بحث میں نہیں جانا چاہ رہا ہوں کیونکہ آپ نے پہلے رولنگ دی ہوئی ہے کہ آپ کا اختیار ہے۔

جناب چیئرمین : پھر جب میں نے کیا تھا تو انہیں اعتراض ہو گیا تھا۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : نہیں جناب کسی کو اعتراض نہیں ہوا۔ جب آپ نے جو Ruling دی ہوئی ہے۔ اس کے مطابق انہوں نے کہا ہے کہ جی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب میں جو بات کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ نے یہ Ruling دی ہے کہ جی میرا اختیار ہے۔ I am sorry وہ میں آج نہیں لے کر آیا۔ میں آپ کی ذرا توجہ چاہتا ہوں۔ جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب نے ایک موشن move کیا تھا اور اس موشن میں انہوں نے این ڈی خان صاحب کے لئے کہا تھا کہ انہوں نے "تکبیر" کو انٹرویو دیتے ہوئے یہ بات کی ہے کہ چیئرمین کے view اپنی جگہ ہمارا view اپنی جگہ ' وہ این ڈی خان صاحب نے اٹھ کر deny بھی کیا کہ میں نے اس قسم کا کوئی بیان نہیں دیا۔ جب پروفیسر خورشید صاحب نے کہا کہ یہ violation of rule ہو رہا ہے وغیرہ وغیرہ تو آپ نے اس وقت ریمارکس پاس کئے ۔ infact آج یہ نظر آرہا ہے کہ ہمارے rule کی violation ہو رہی ہے۔ اس

وقت صدر کے آرڈر کی بھی violation ہو رہی ہے کہ صدر کہتا ہے کہ he summons the members to meet at a particular place. تو وہ کہتے ہیں کہ ان کو لاؤ، گورنمنٹ کہتی ہے کہ ہم نہیں لاتے۔ تو یہ نہ صرف ہمارے rules کی violation ہو رہی ہے بلکہ صدارتی احکامات کی بھی violation ہو رہی ہے۔ He summons the members کہ جی آپ meet کریں in this place, in this House and in violation of the rules of the House, the government says کہ ہم نہیں لاتے ہیں۔

It is not only *primafacie*, I don't know but *primafacie*, it is also a violation of the President's orders.

صدر ایک سیشن سمن کرتا ہے، جب وہ سمن کرتا ہے 21 that was for the purpose of oath تاریخ کو، جس دن آپ نے کہا تھا کہ میں Chair میں نہیں ہوں گا، پریذائیڈنگ آفیسر بیٹھیں گے۔ وہ oath کے لئے سمن کرتا ہے۔ اگر آپ کی اس بات کو لیا جائے تو گورنمنٹ کو بغیر سوچے سمجھے ان کو یہاں لانا چاہیئے۔

دوسری بات یہ جناب میں آپ کے سامنے رکھوں گا کہ جب بھی آپ کے پاس درخواست آئی ہے پچھلے دور میں، you have always found it necessary to issue a production order, you have never said no، ایک instance ایسا نہیں ہے، نہ کسی چیئرمین کمیٹی کا، نہ آپ کا کہ ممبر کی درخواست آئی ہو اور آپ نے production order جاری نہ کیا ہو۔

جناب چیئرمین : Yes, because I thought it was necessary. نہیں وہاں لکھا ہوا ہے it is an order which says. چیئرمین کہتا ہے کہ necessary ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : Precedent count کرتا ہے

you have never found it unnecessary.

Mr. Chairman: Correct , because in those cases the Chairman said it was necessary.

اس وقت کے ہاؤس کی جو compositioin تھی، جو حالات تھے، اس میں اور باقاعدہ آرڈر میں لکھا ہوا ہے کہ in the opinion of the Chairman, it is necessary. اور اس سے پہلے اس پر کبھی بحث بھی

نہیں ہوئی کہ یہ necessary نہیں ہے' یہ تو پہلے بحث ہی نہیں ہوئی ہے۔ اب آپ نے بحث شروع کی ہے تو اس دفعہ اس پر اب فیصلہ ہو گا' پہلے this issue was never before me.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : آپ نے پہلے کبھی بھی unnecessary feel نہیں کیا ہے۔ یہ پہلے کی بات ہے۔ ابھی آپ نے پہلی دفعہ بحث شروع کی ہے ۔ میں اس بحث میں نہیں جا رہا میں آپ سے بحث نہیں کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں آپ بحث کر رہے ہیں تو میں اس کا جواب دے رہا ہوں ۔ This question has been raised for the first time. دو تین نئے سوال آئے ہیں۔

1. Whether Rule 72(a) applies to a member who has not taken oath?

2. What is the meaning of a word 'necessary'? What are the implications?

3. Since the power to summon under under Rule 72(a) is a discretionary power, what are the factors which control this discretion?

These are all new points. So, that is why I am hearing them.

اگر کوئی نئی بات نہیں ہوتی تو اتنا وقت جو ہم نے اس پر صرف کیا ہے وہ نہ کرتے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی :جناب والا! میں یہ صرف عرض کر رہا ہوں' میں آپ کی بات ریکارڈ پر لا رہا ہوں کہ you never found it unnecessary. صرف آپ کے ریکارڈ کے لئے۔ آخری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں ایف آئی آر کی بات' Mr. Aftab Sheikh was involved in murder cases آج بھی ان کے خلاف ایف آئی آر رجسٹرڈ ہیں۔ تو کسی بھی ممبر کے خلاف اگر ایف آئی آر رجسٹر ہو جائے تو اس بنیاد پر اس کو روک دیں کیونکہ اس پر criminal FIR بن گئی ہے تو یہ ہاؤس میں call نہیں کیا جا سکتا۔

دوسرا پوائنٹ' as a class ہمیں distinguish کیا گیا ہے کہ جی چونکہ پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ نے آپ کا نہیں مانا۔ اس سلسلے میں رضا ربانی صاحب آپ سے ساری legal بحث کر چکے ہیں۔ اگر انہوں نے آپ کا کہا نہیں مانا تو as a class ان کو تو آؤٹ کرو یعنی اگر کیبنٹ والا provision بھی لیا جائے تو کل کو رضا ربانی اور اقبال حیدر' اگر آپ ان کا وہ پوائنٹ accept کر لیں تو کھلی چھوٹ ہے ان کو arrest کریں' ان کو وہاں بٹھا دیں اور ہمارے سینٹ کے جو

key members ہیں ان کی production ناممکن ہو جائے گی۔
دوسری بات میں عرض کر رہا ہوں کہ ---

جناب چیئرمین : تو آپ کے خیال میں کیا ہونا چاہیئے If somebody violates the order, should this discretion be exercised in his favour?

اگر کسی نے دانستہ طور پر violate کیا ہے جو حکومت میں ہیں do you think اس کے حق میں استعمال ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : میں سمجھتا ہوں کہ بالکل ہونا چاہیئے۔ آپ نے جب ایک ruling دے دی ہے جناب ۔

جناب چیئرمین : نہیں مجھے آپ بتائیں، مجھے تو آپ کے views چاہیئں ۔ Distinction is ایک تو ہے کہ جنرل پارٹی کے ممبر، جس طرح آپ پارٹی کے ممبر ہیں ، آپ وزیر نہیں تھے۔ ایک آدمی ہے جو اس وقت حکومت میں تھا وہ violate کرتا ہے، اس کے حق میں بھی ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : بات یہ ہے کہ violation determine ہو گئی ہے ۔

جناب چیئرمین: نہیں ۔نہیں میں تو hypothetical سوال پوچھ رہا ہوں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : میرا بھی hypothetical سوال ہے کہ جب violation determine ابھی نہیں ہوئی ہے----

جناب چیئرمین : نہیں دو categories ہیں ، ایک تو یہ ہے کہ پارٹی کے ممبر، ایک ہے حکومت اور اس نے violate کیا ہے، آپ کے خیال میں جس نے violate کیا ہے اس کے حق میں استعمال ہونی چاہیئے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ابھی violation determine ہی نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین: اگر ہو جائے تو پھر ----

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب والا! وہ hypothetical سوال ہے، دوسری جو بات ہے کہ تین سال بعد الیکشن ہونے ہیں، یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ممبر نہیں ہے۔ وہ منتخب ہوا ہے لیکن oath نہیں لیا ہے اس لئے ممبر نہیں ہے۔ تین سال بعد الیکشن دوبارہ ہوتے ہیں۔ گورنمنٹ یہی رہتی ہے، تین سال بعد رضا ربانی بھی اندر، صفدر عباسی بھی اندر، اعتزاز احسن بھی اندر۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین : تو پھر یہ تو hypothetical بات ہو گئی، why should Aitzaz Ahsan اس کو کیوں اندر کراتے ہیں آپ ۔۔۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی :میں آپ سے legal plan پر بحث نہیں کر رہا ہوں ۔ میں purely moral aspect پر آپ سے بات کر رہا ہوں۔ میں آپ سے legal بات کر ہی نہیں سکتا۔ میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا ہوں کہ آپ سے legal بات کروں ۔ میں purely moral aspect پر ۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین : کم از کم یہ argument تو نہیں ہو سکتی کہ ممبر نہیں ہیں، آپ نہیں ہیں، رضا نہیں ہیں یا اعتزاز نہیں ہیں، یہ بحث تو نہیں ہو سکتی ناں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی :تین سال بعد we will not be members, we will go to our electorates.

جناب چیئرمین : اور اعتزاز صاحب کے ساتھ یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ یہ حکومت میں تھے، یہ تو حکومت میں نہیں تھے، رضا ربانی صاحب مشکل میں ہوں گے ۔۔۔۔۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی :جناب والا! میں آپ سے legal aspect پر بحث کر ہی نہیں سکتا۔ میں اپنے آپ کو اس قابل سمجھتا ہی نہیں۔۔۔

جناب چیئرمین : آپ پر بھی وہ بندش نہیں ہو گی۔۔۔ رضا صاحب مشکل میں ہوں گے ۔۔۔ ان کے لئے کوئی اور راستہ ڈھونڈ لیں گے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی :جناب والا! میری پوری بات سن لیں، میں کس طرح مشکل میں ہوں گا۔

جناب چیئرمین: وہ بھی تو ڈاکٹر ہیں، وکیل تو نہیں ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی :جناب والا! میں آپ سے legal plan پر بحث ہی نہیں کر رہا۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں جناب کہ تین سال بعد جب ہم دونوں ممبر نہیں رہیں گے۔ یہی حکومترہتی ہے۔ ہم دوبارہ اپنے electorates کے پاس جاتے ہیں کہ جی آپ ہمیں elect کریں، اس سے پہلے کہ ہم electorate کے پاس جائیں ہم دونوں اندر ہو گئے۔ Electorate نے ہمیں elect کر کے یہاں بھیج دیا۔ آپ production order issue نہیں کریں گے because we are non members ۔یعنی اس قسم کی situation اگر create کر دی جائے تو، میں سمجھتا ہوں کہ آج بشیر احمد مٹہ صاحب نے بہت اچھی بات کی ہے۔ ان کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے، میری request یہ ہے کہ اس کو purely legal aspect exercise نہ سمجھا جائے۔ جو پیرا گراف ہم نے تبدیل کئے ہیں، مٹہ صاحب نے اور میں نے، مہربانی کر کے اس کی طرف آپ توجہ دیں۔

جناب چیئرمین: لیکن میری مجبوری تو یہ ہے کہ مجھے تو قانون کے مطابق ہی کچھ کرنا پڑے گا ۔ اس کے علاوہ آپ کے پاس اختیار ہے، ہاؤس کے پاس اختیار ہے کہ آپ قانون بدل بھی سکتے ہیں۔ میں تو قانون میں جکڑا ہوا ہوں لیکن آپ کے پاس تو زیادہ اختیار ہے۔ ایک منٹ جی پرویز رشید صاحب کی بات سن لیں۔ جی فرمایئے ۔

(مائیک بند ہونے کی وجہ سے آواز سنائی نہیں دی گئی)

جناب چیئرمین: نہیں یہاں تو آپ بھی کر سکتے ہیں ، دیکھیں آئین بدلنا تو بہت لمبی بات ہے۔ یہ قانون تو آپ کے ہاتھ میں ہے----

سید اقبال حیدر : جناب والا! کیوں ہم الفاظ سےکھیل رہے ہیں، صاف صاف کہہ دیں کہ نہیں بلانا۔ یہ بات ہی ختم ہو جائے گی۔ یہ کہہ دیں کہ نہیں بلانا ہے، نہیں بلانا ہے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں جی اس کے بعد مجھے یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ بلانا ہے یا نہیں بلانا ہے، جی پرویز صاحب۔

جناب پرویز رشید : جناب والا! یہ مسئلہ جس پر کافی طویل بحث جاری ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جتنی زیادہ کھل کر اس مسئلے پر بات کی جائے گی، اور جتنا زیادہ سے زیادہ وقت اس مسئلے کو دیا جائے وہ مناسب ہو گا کیونکہ اس نے کچھ بنیادی اصولوں کو طے کرنا ہے اور بنیادی اصولوں کو طے کرنے کے لئے ہمیں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اچھے طریقے سے سوچ بچار

کر لینی چاہیئے تا کہ جو بھی بنیادی اصول طے ہو وہ پائیدار ہو۔

جناب والا! بنیادی اصول طے کرتے وقت ہمیں صبر و تحمل سے ایک دوسرے کے نکتہ نظر کو برداشت بھی کرنا چاہیئے اور سننا بھی چاہیئے۔ آج جس طریقے سے سینٹ میں کارروائی چلی، مجھے امید ہے کہ میری اس تقریر کے دوران بھی اس جذبے کو برقرار رکھا جائے گا۔ اور ہم اپنی طرف سے یہ کوشش ضرور کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بحث کو قانون میں رکھیں ناں، اب اس میں please because، this is a legal argument مہربانی کر کے اس کو سیاسی نہ بنائیں I will be grateful to you

جناب پرویز رشید ۔ جناب والا! اس مسئلے پر سیاسی گفتگو بھی ہوئی ہے ۔

Mr. Chairman: I think now time is come to adjourn the House.

The House is then adjourned to meet again on Monday 26th of May, 1997 at 5:00 p.m.